گذشتہ سے پیوستہ

دُعا میں قوت کا بھید

(The Secret Of Power In Prayer)

مُوثر دُعا کا استحقاق

صرف یہی نہیں بلکہ خُدا کے پسندیدہ شخص کو مُوثر دُعا کا حق ملتا ہے۔ **”اور تُم جو چاھو مانگو وہ تمھارے لئے ھوجائیگا“**۔ ہوسکتا ہے کہ آپ ایسا نہ کریں لیکن پھر بھی آپ کیلئے ہوجائیگا۔ اگر آپ اپنی زندگی پھل دار بنانا چاہتے ہیں تو آپ اِس کیلئے دُعا کریں اور ایسا ہوجائے گا۔ آپ انگور کے درخت کی شاخ پر غور کریں۔

انگور کی بیل خود کچھ نہیں کرتی وہ صرف درخت میں پیوست رہتی ہے اور جس کی وجہ سے وہ پھل دار ہوجاتی ہے۔ قائم رہنے سے اُس کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔ مسیح یسوع میں بہن بھائیوں! آپ کے وجود کا مقصد رُوح کے پھلوں کے ذریعے خُدا کو جلال دیتا ہے۔ اِس کیلئے مسیح یسوع میں قائم رہنا ضروری ہے جیسے انگور کی شاخ درخت میں قائم رہتی ہے۔ اِس طریقے سے آپ کی پھل دار زندگی کیلئے دُعا مُوثر ہوگی۔ **”اور تمھارے لئے ھوجائیگا“** اِس مقصد کیلئے، **”اور تُم جو چاھو مانگو، وہ تمھارے لئے ھوجائیگا“**۔

آپ کو دُعا میں خُدا کے ساتھ اِس قدر شاندار اور مضبوط ہونا چاہئیے کہ آپ کے مانگنے سے پہلے ہی وہ آپ کی دُعا سُن لے اور جواب دے اور ابھی آپ بول ہی رہے ہوں تو وہ سُن لے **”اور صادقوں کی مراد پوری ھوگی“**۔ (امثال 24:10) اِسی طرح ایک اور جگہ لکھا ہے: **”خُداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دل کی مُرادیں پوری کرے گا“**۔ (زبور 4:37) اِس جملے کے معنی بہت وسیع ہیں **”اور تُم جو چاھو مانگو وہ تمھارے لئے ھوجائیگا“**۔ جو شخص خُداوند میں قائم رہتا ہے وہ اُس کے ہاتھ میں دستخط کیا ہُوا خالی چیک دیتا ہے اور جو چاہے لکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

کیا اِن الفاظ کے معنی یہی ہیں؟ مجھے معلوم ہے کہ خُدا بلا مقصد کوئی بات نہیں کرتا۔ مجھے یقین ہے کہ کبھی کبھار اُس کے الفاظ کے معنی ہماری سمجھ سے زیادہ ہی ہوتے ہیں لیکن کم نہیں ہوسکتے۔ یاد رکھیں کہ وہ یہ بات سب آدمیوں کو نہیں کہتا کہ جو کچھ تُم چاہو میں تمہیں دُوں گا۔

اُوہو! یہ یک طرفہ رحم ہوگا۔ نہیں۔ لیکن وہ اپنے شاگردوں سے کہتا ہے۔ **”اگر تُم مجھ میں قائم رھو اور میری باتیں تُم میں قائم رھیں تو جو چاھو مانگو وہ تُم کو مل جائے گا“**۔ یہ برکت وہ اُن چنیدہ لوگوں کیلئے ہے جو اُس سے فضل پا چکے ہیں۔ اِس شاندار دُعائیہ قوت کا وعدہ اِن ہی مخصوص لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

دوستو! خُدا سے مانگنے میں میری سب سے زیادہ تمنا یہ ہوگی کہ میری دُعا اتنی مُوثر ہو کہ جو کچھ میں خُدا سے مانگو وہ مجھے مل جائے! جو شخص دُعا میں زیادہ وقت گذارتا ہے وہی

اچھی منادی بھی کرسکتا ہے۔ تب وہ انسان تک خُدا کی رضا اور کلام کو پہچاننے میں زیادہ مُوثر ہوتا ہے کیونکہ وہ خُدا کی رضا کو جانتا ہے۔ ایسا شخص روزمّرہ کی مشکلات کا سامنا بھی مُوثر انداز میں کرتا ہے۔ کوئی چیز اُس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی کیونکہ وہ ہر کام خُدا کے حضور دُعا میں رکھتا ہے۔ ایسا ایک ایماندار مرد یا عورت دس ہزار عام لوگوں کے برابر ہے۔ اُن کو آسمانی مقاموں پر فضلیت حاصل ہوتی ہے۔ ایسے چنیدہ لوگوں کے ذریعے خُدا بنی نوح انسان کیلئے اپنے منصوبے کو پورا کرتا ہے جس کیلئے اُسے اپنی تمام کاریگری پر حکمرانی کیلئے بنایا تھا۔

حاکمیت کی چھاپ اُن کے ماتھے پر ہوتی ہے۔ وہ قوموں کی تاریخ لکھتے ہیں۔ وہ دورِ حاضر کے معاملات میں الہٰی قوت کے ذریعے رہنمائی کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام چیزیں ایک خاص مقصد کے تحت یسوع کے تابع ہیں اور جیسے جیسے ہم مسیح یسوع کی شبہیہ پر بنتے جاتے ہیں تو ہمیں شاہی لباس ملتا ہے اور ہمیں خُدا کے حضور بادشاہ کا کاہن ہونے کا حق ملتا ہے۔ ایلیاہ نبی کی زندگی پر غور کرنے سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ جو آسمان سے بارش کو نازل کروانے کا خُدا کی طرف سے اختیار رکھتا تھا وہ آسمان کی کھڑکیاں کھولتا اور بند کرتا تھا! آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ ایسے ہی خادم بننے کی آرزو کریں۔ میں آپکے حق میں دُعا گو ہوں کہ آپ کیلئے یہ الفاظ پورے ہوں، **"اور تُم جو چاہو مانگو اور وہ تمہارے لئے کیا جائیگا"۔**

اِس طرح کی مُوثر اور زوردار دُعا کے حق کو کس طرح حاصل کریں؟

اِس کا جواب ہے کہ، **"اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں"۔** ہم دونوں قدم بڑھا کر خُدا میں دُعا کی قوت کو پاتے ہیں۔

عزیزو! آیت کا پہلا حصہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں یسوع مسیح میں جو ہمارا خُداوند ہے قائم رہنا ضروری ہے۔ ایماندار کی حیثیت سے ہمیں مضبوطی کے ساتھ یسوع کے ساتھ لپٹے رہنا چاہیئے۔ صرف اور صرف ہم اُس پر بھروسہ رکھنے سے اُس میں قائم رہ سکتے ہیں اور یہ بھروسہ اُس سادہ ایمان سے حاصل ہوتا ہے جس سے ہم نے یسوع کو اپنا نجات دھندہ قبول کیا۔ ہمیں نجات کے حصول کیلئے یسوع کے سوا کسی اور شخص یا چیز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں صرف مسیح پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ جیسے ہم نے قبولیت کے دن کیا۔ اُسکی خُدائی۔ تجسم۔ زندگی۔ موت۔ قیامت اور اُس کے جلال پر جب کہ وہ خُدا کے دہنی ہاتھ بیٹھا ہے اور اُس کے کلام پر پورے دل و جان سے بھروسہ اور توکل کرنا چاہیئے۔ کمزور اور عارضی ایمان ہمیں نہیں بچا سکتا۔ مستقل اور مضبوط ایمان ہونا ضروری ہے۔

لیکن یسوع میں قائم رہنے کا مطلب صرف اُس پر بھروسہ

کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو مکمل اُس کے تابع کر دینا تا کہ ہم اُس کامل زندگی کو پا سکیں اور اُسے اپنے اندر کام کرنے دیں۔ جب ہم اُس میں قائم رہتے ہیں تو ہم اُس میں اُس کے ساتھ اور اُس کے لئے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری پُرانی زندگی ختم ہوگئی جیسے لکھا ہے، **"کیونکہ تُم مر گئے اور تمھاری زندگی مسیح کے ساتھ خُدا میں پوشیدہ ھے"**۔ (کلسیوں 3:3) یسوع سے دُور ہوکر ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ اُس سے الگ ہوکر ہم سوکھی ہوئی شاخوں کی مانند ہو جاتے ہیں جو آگ میں جلانے کیلئے کام آتی ہیں۔ ہمارے پاس رُوحانی طور پر زندہ رہنے کا کوئی جواز نہیں رہتا ماسوائے اُس کے جو مسیح یسوع میں پایا جاتا ہے۔ اور وہ جواز کتنا ہی شاندار ہے جس طرح درخت کو شاخوں کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح شاخوں کو درخت کی۔ کوئی درخت شاخوں کے بغیر پھل نہیں لاتا۔ اِسی طرح پھل کو بھی شاخوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس درخت شاخیں اور پھل سب ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔

جس طرح انگور کا پھل شاخوں سے نمودار ہوتا ہے اِسی طرح ضرور ہے کہ ایمانداروں کو بھی خُدا میں پھل دار ہونا چاہئیے۔ کسی نے کتنی خوبصورت بات کہی ہے نجات دہندہ کیلئے مقدسین کا وجود ضروری ہے! کلیسیا اُس کا بدن ہے۔ اُس کی معموری سے سب معمور ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اِس بات کو سمجھیں تا کہ آپ پھل لانے والی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے اپنی زندگی سے خُداوند کا جلال ظاہر کرنے والے ہوں۔ اُس کے نام کو عزت اور جلال دینے کیلئے اپنے چُنے اور مخصوص کئے جانے کے مقام میں کمی نہ آنے دیں۔ آدمیوں کے نوکر اپنی ذات کے خود مالک نہ بنیں بلکہ یسوع میں قائم رہیں۔ اپنے وجود کو قائم رکھنے کیلئے صرف اُسی کو اپنا محور اور سرچشمہ بنائیں۔ جی ہاں، اپنی پوری زندگی اُسی میں بسر کریں۔ ایسا نہ کہیں کہ، **"میں بیس تیس سال سے مسیحی شخص ہوں اور اب میں مسیح کی مدد کے بغیر سب کچھ کرسکتا ہوں"**۔ نہیں خواہ آپ متوسلح کی طرح جتنے بھی بزرگ ہو جائیں تو بھی آپ خود سے کچھ نہیں کر سکتے۔ مسیحی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہر وقت اُس پر انحصار کرنا، اُس پر بھروسہ کرنا، اُس سے لپٹے رہنا ہے۔ اور وہ آپ کو ضرور دیگا کیونکہ سب کچھ اُسکے اختیار میں ہے۔ غرض یہ کہ اگر آپ دُعا میں وہ زور جس کو ابھی بیان کیا ہے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو لازمی طور پر محبت بھرا۔ زندہ (رُوحانی طور پر) باشعور۔ مضبوط اور جس کا ذکر قائم رہتے ہوئے خُداوند یسوع کے ساتھ اتحاد اور یگانگت میں رہیں۔ اگر آپ خُدا کے فضل سے یہ سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں تو پھر جو کچھ آپ خُدا سے دُعا

میں مانگیں گے وہ مل جائے گا۔

لیکن ایک اور اہلیت ہے جو درکار ہوتی ہے جسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ "**اور اگر میری باتیں تُم میں قائم رہیں**"۔ مسیح کے الفاظ پھر کس قدر قیمتی ہیں! چوتھی آیت میں مسیح نے کہا، "**تُو مجھ میں قائم رہ اور میں تُم میں**"۔اور پھر اِسی سے متوازی بات یہ کہ "**اگر تُو مجھ میں قائم رہے اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں**"۔ پھر کیا مسیح اور اُس کے الفاظ میں ایک جیسے ہیں؟ جی ہاں، عملی طور پر ایسا ہی ہے۔ کچھ لوگ مسیح کو مالک یا اُستاد مانتے ہیں لیکن اُس کی تعلیمات اور الفاظ کو اہمیت نہیں دیتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کا دل خُدا کی طرف ہے لیکن وہ سوچ کی آزادی پسند کرتے ہیں۔لیکن یہ محض حیلہ ہے۔

ہم مسیح کو کلام سے الگ نہیں کر سکتے کیونکہ سب سے پہلے وہ کلام ہے۔ ویسے بھی ہم کس طرح ایسا کر سکتے ہیں کہ ایک طرف تو اُس کو اپنا مالک مانیں لیکن دوسری طرف اُس کے حکموں کو مانیں اور نہ ہی اُسکی باتوں پر عمل کریں؟ ہمیں اُس کی باتوں کو قبول کرنا چاہیئے ورنہ وہ ہم کو اپنے خادم کے طور پر قبول نہیں کرے گا۔ خاص طور پر ہمیں اُس کی ایک دوسرے سے پیار کرنے کی تعلیم کو قبول کرنا چاہیئے۔ غصے اور بغض سے دُور رہنا چاہیئے۔ ہمیں یسوع کے نقش ِ قدم پر چلنا چاہیئے۔ اگر آپ اپنے ایمان اور عمل سے یسوع کی باتوں پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو آپ مسیح میں نہیں ہیں۔ یسوع، انجیل اور اُسکے احکامات سب ایک ہیں۔ اگر آپ کے اندر مسیح یسوع اور اُس کا پاک کلام موجود نہیں ہے تو وہ آپ کو قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی آپ کے الفاظ (دُعا) کو۔ آپ کا دُعا مانگنا بے سود ہوگا۔ پھر آپ آہستہ آہستہ دُعا مانگنا ترک کر دیں گے۔ آپ خشک (سوکھی) ڈالی کی مانند ہو جائیں گے۔ عزیزو! میں آپ کو اُن اچھی باتوں کی ترغیب دیتا ہوں جن کا تعلق نجات سے ہے۔ اِس امتیازی حق کو کیوں حاصل کرنا چاہیئے۔

ہمیں یہ اعزاز کیوں حاصل کرنا چاہیئے؟

دُعا کرنے کی غیر معمولی قوت صرف اُن لوگوں کو کیوں ملتی ہے جو اُس میں قائم رہتے ہیں؟ میں آپ کو اِس قیمتی موتی کو جیتنے کیلئے ایک جلالی کام کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں۔ ایسا کیوں ہے کہ مسیح میں قائم رہنے اور اُس کے کلام پر عمل کرنے سے ہم دُعا میں دلیری اور قوت پاتے ہیں؟

سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ معموری حاصل ہوتی ہے۔ جب آپ مسیح میں زندگی گزارتے ہیں تو آپ بھی اُس کی معموری کو مانگتے ہیں کیونکہ آپ کی تمام ضرورتیں اُسی سے پوری ہوتی ہیں۔ بشپ بنام ہال اِس بات کو اِس طرح بیان کرتے ہیں۔ میں آپ کو اِس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں: کیا آپ کو پاک رُوح کا فضل چاہیئے؟ تو خُداوند سے رُوح کا مسّح مانگیں۔ کیا آپ کو پاکیزگی کی تلاش ہے؟

یسوع کی زندگی پر غور کریں ۔ کیا آپ گناہوں کی معافی چاہتے ہیں؟ اُس کے خون پر غور کریں۔ کیا آپ اپنے گناہ پر ندامت محسوس کرتے ہیں؟ اُس کی صلیبی موت کو دیکھیں ۔ اگر آپ دُنیاوی زندگی کو رّد کرنا چاہتے ہیں تو اُس کی قبر کو دیکھیں ۔ کیا آپ آسمانی زندگی کی معموری چاہتے ہیں؟ اُس کے جی اُٹھنے کو دیکھیں ۔ کیا آپ دُنیا سے بلند درجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اُس کے آسمان پر اُٹھائے جانے پر غور کریں۔ کیا آپ آسمانی چیزوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں؟ یادرکھیں کہ وہ خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور جانیں کہ ، **"اور مسیح یسوع میں شامل کرکے اُس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا"**۔ (افسیوں 6:2)

عزیزو! کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اُسی میں سکونت کرے۔ (کلسیوں 19:1) اور باپ کی خوشی میں ہماری خوشی ہے اِس لئے بھی ہے کہ ہم سب چیزیں یسوع سے حاصل کرتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہم جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے بلکہ وہ پہلے سے ہمارے لئے تیار رکھتا ہے ۔ دوسری وجہ خُدا کے کلام کی دولت ۔ اِس نظریے پر غور کریں، **"اگر میری باتیں تُم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تُم کو مل جائے گا"**۔ سب سے بہترین دُعا مانگنے والا وہ شخص ہے جو بڑے ایمان کے ساتھ خُدا کے وعدوں کو جانتا ہو کیونکہ دُعا کا مطلب خُدا کے آگے اُس کے وعدوں کی یاد دہانی کرانا ہے اور یہ کہنا ہے، **"کہ اپنے وعدے کے مطابق ایسا کر"**۔ دُعا وعدوں کو استعمال کرنا کہلاتا ہے۔ وہ دُعا جو کسی وعدے کی بنیاد پر نہ ہو۔ اُس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی ۔ اگر میں بینک بغیر چیک کے چلا جاؤں تو مجھے پیسے حاصل ہونے کی اُمید نہیں کرنی چاہئیے ۔ یہ پیسے ادا کرنے کا حکم ہے جو کہ بینک میں میری قوت ہے اور پیسے وصول کرنے کا اجازت نامہ۔

عزیزو! خُدا کے کلام سے معمور ہو جائیں ۔ پاک کلام کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ یسوع نے کیا کہا ہے اور پاک رُوح کی تحریک سے لکھی گئی اِس مقدس کتاب میں کیا کچھ لکھا ہے۔ جتنا آپ کلام پڑھیں گے اُتنا زیادہ کلام سے بھرتے جائیں گے۔

دُعا کریں کہ نئے آنے والے مزدور جو ابھی تک گناہ میں جکڑے ہوئے اور دُنیاوی چیزوں کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں ان چیزوں سے آزاد ہوجائیں اور خُدا کی طرف سے مقرر ہوں۔ دُعا کریں کہ خُدا اپنے مزدوروں کو جو اپنے والدین ، رشتے داروں یا معاشرتی نظام کے زیرِ اثر ہوکر خود کو خدمت کیلئے فراہم نہیں کرتے کہ خُدا اُن کو ان بندھنوں سے آزاد کرے۔ خُدا سے منت کریں کہ وہ اُن حکومتوں کو ہلا دے جو مزدوروں کو اپنے ملک میں داخلے کو مشکل بناتی ہیں۔ جن لوگوں میں مزدور کام کررہے ہیں یا کرنے والے ہیں ۔۔

یسوع کی مانند دعا کرنا

(Like Christ In His Praying)

اور صبح ہی دن نکلنے سے پہلے وہ اٹھا کر نکلا،اور ایک ویران جگہ میں گیا اور وہاں دعا کی۔ (مرقس 25:1) اس نے اس سے کہا تم آپ ایک الگ ویران جگہ میں چلے آؤ اور ذرا آرام کرو (مرقس 31:6) اپنی زندگی میں پوشیدگی میں دعا کرنے،کی مثال ہمارا یسوع مسیح ہے وہ اِس جسم میں رہتے ہوئے اپنی روحانی زندگی اور باپ سے گفتگو جب تک نہیں کرسکتا تھا جب تک وہ خود کو مسلسل انسانوں سے الگ نہ کرلیتا تھا،اپنی روحانی زدگی میں ہماری بھی یہی ضرورت ہے صرف کچھ،خاص موقعوں پر نہیں بلکہ زندگی کے سرچشمہ اپنے باپ خدا سے ملاپ کے لئے ہمیں مکمل طور پر انسانوں سے الگ ہوکر پوشیدگی میں خدا کے ساتھ وقت گزرانا چاہئے۔

اپنی خدمت کے آغاز میں ہی اِس واقع نے یسوع کے شاگردوں کو اِس قدر متاثر کیا،کہ انھوں نے اس کے متعلق درج کیا یسوع کفرنحوم میں پورا دن معجزوں اور عجائب کاموں کے بعد (مرقس 1:21-32) شام کو جب سورج ڈوب گیا تو لوگ سب بیماروں اور بد روح گرفتہ لوگوں کو اس کے پاس لائے،اور سارا شہر دروازہ پر جمع ہوگیا اور اس نے لوگوں میں سے بدروحوں کو نکلایا اور صبح ہی دن نکلنے سے قبل وہ اٹھ کر ایک ویران جگہ پر گیا۔اور وہاں دعا کی جب اس کے شاگردوں نے اسے ڈھونڈا تو وہ دعا کرنے میں مشغول تھا۔

دعا تجدید کرتی اور مختار بناتی ہے

میرے نجات دہندہ یسوع کو دعا میں گھنٹوں گزانے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ وہ نہیں جانتا تھا کہ اپنی پوری خدمت کرنے کے بعد زندہ آسمان پر اٹھالیا جائے گا؟ کیا باپ اس کے اندر سکونت نہیں کرتا تھا؟ کیا اس کا دل الوہیت میں خدا کے ساتھ جڑا ہوا نہ تھا؟ ہاں پوشیدہ زندگی جس کی جسمانی زندگی کا حصہ تھی وہ اپنی زندگی کا وارث تھا مگر انسانی بدن کے لحاظ سے اسے چشمے سے مسلسل تجدید اور تازگی پانے کی ضروت تھی اسکی زندگی کا انحصار خدا باپ پر تھا کیونکہ وہ سچّا اور مضبوط تھا اور وہ خدا باپ سے براہ راست اور تواتر تعلق داری اور ملاپ کے ٹوٹے جانے کے خسارہ کو برداشت نہیں کرسکتا تھا۔جس میں اس کا وجود تھا اور برکات حاصل تھی ہر مسیحی کے لئے کتنا اچھا پیغام ہے! انسان سے زیادہ دل لگانا ہماری روحانی زندگی کیلیئے خطرناک اور تباہی کا باعث ہوتا تھا ہے اور ہمیں دکھائے،اور دنیا کی باتوں پر لے جاتا ہے خدا سے ملاپ اور براہ راست تعلق کی کوئی مقادل نہیں ہے یہاں تک کہ خدا

کی خدمت کا کام اور اسکی محبت انسان کو تھکا بھی ہے ہم تک دوسروں کو مسح نہیں کر سکتے جب تک ہمارے اندر سے ۔قوت نہ نکلے اور یہ قوت آسمانی باپ سے ملتی ہے آسمان کی طرح آسمان سے تعلق رکھنے والی چیزیں زمین پر زیادہ عرصے تک نہیں رہ سکتی ،انہیں تازہ رکھنے کے لئے آسمان سے اس کی تجدید ضروری ہے یسوع مسیح ہم کو سکھاتا ہے مجھے ہر روز خدا باپ سے پوشیدگی میں رفاقت رکھنا لازم ہے میری زندگی خدا باپ کی زندگی جیسی ہے ایسی زندگی جو آسمان پر خدا اس سے پوشیدہ **ایسے ہر روز آسمان سے روحانی خوراک حاصل کرنے کی ضرورت ہے زمین پر روحانی زندگی بسر کرنے کے لئے صرف آسمان یعنی خدا ہی کی طرف سے قوت حاصل ہو سکتی ہے۔**

خدا کے جلال کیلئے دعا کرنا

اور مسیح کن باتوں کے لئے گھنٹوں دعا میں وقت گزارتا تھا ؟اگر میں مسیح کو دعا کرتے سن لوتو میں بھی دعا مانگنے کا طریقہ سیکھ سکتا ہوں خدا کی تعریف ہو پاک کلام میں یسوع مسیح کی ایک سے زیادہ دعائیں قلم بند ہیں جن مقدس مثالوں سے ہم اُس جیسی دعا مانگنا سیکھ سکتے ہیں یوحنا 17 باب میں ہم اس کی دعا بطور سردار کاہن پاتے ہیں جس میں ہم اسے آسمان کی طرف آنکھیں اٹھائے دیکھتے ہیں پھر اس کے بعد اسے ہم جان کنی کی حالت میں گتسمنی باغ میں باپ اور بیٹے کا دعا میں ملاپ دیکھتے ہیں۔

ان دونوں دعاوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خدا سے کس طرح مخاطب ہوتا ہے اپنی دعا میں خدا کو باپ کہہ کر پکارتا ہے لفظ باپ میں پوری دعا کا راز پایا جاتا ہے خداوند چاہتا ہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے اور باپ اسکو پیار کرتا ہے اس لفظ سے وہ خود کو خدا کی صورت پر ہونے کو بیان کرتا ہے یسوع کے نزدیک باپ کی محبت سے پورے طور سے لطف اندوز ہونا اسکے نزدیک اسکی بڑی ضرورت اور سب سے بڑی برکت تھی کاش میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو میری دعا کا بڑا حصہ اس کے حضور خاموشی ہے جس میں میں خدا کا اس وقت تک انتظار۔کروں جب تک وہ خود کو مجھ پر ظاہر نہ کر دے اور پاک روح کے ذویعہ سے مجھے یقین دہانی نہ کرادے کہ وہ مجھ پر بطور باپ نظر۔رکھتا ہے اور میں اس کا پسندیدہ بندہ ہوں ایسا شخص جس کے پاس خداوند کے حضور خاموشی سے بیٹھ کر اے باپ کہنے کا وقت نہیں ہوتا وہ دعا کا بہترین حصہ کھودیتا ہے یہ ایسی دعا ہوتی ہے جس سے روح کی معموری کا پتہ چلتا ہے اور یہ بھی کہ ہم اس کے بچے ہیں یوں خدا ہمارے نزدیک آتا ہے اور ہم سے خوش ہوتا ہے دعا کے اِس حصہ کو مسلسل کرتے رہنا اور مضبوط رہنا چاہیئے <u>''اے عزیزو! جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خدا کے سامنے دلیری ہوجاتی ہے</u>

اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اسے بجالاتے ہیں'' (یوحنا 3:21-22) ان دونوں دعاوں میں میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ ہوکیا چاہتا ہے کہ باپ کی تمجید ہو وہ کہتا ہے اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر تا کہ تیرا بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ (یوحنا 17:1-5) اور یقیناً اس کی ہر دعا کی یہی روح ہوگی یعنی خود کو مکمل طور پر خدا باپ کے تابع کر دینا تا کہ باپ کی مرضی پوری ہو اور اسے جلال ملے اس کی دعاوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ خدا باپ کو جلال ملے، اِس بات میں بھی وہ میرے لئے مثال ہے مجھے کوشش کرنی چاہئے کہ میری ہر دعا کی روح یہی ہے کہ باپ اپنے بچے کو برکت دے مجھے اپنا جلال ظاہر کرنے کیلئے فضل دے تا کہ تیرے بچے کی زندگی سے تجھے جلال ملے اور میری زندگی سے صرف کائنات کی ہر چیز اس کے جلال کو ظاہر کرئے ہر مسیحی جو اس تعلیم کو جانتا ہے اور دعا میں اِس اصول پر عمل پیرا ہوا اس کی دعا میں اس وقت تک قوت نہیں آتی جب تک وہ اس میں پورے طور پر پیوست نہ ہو۔اسی لئے خدا باپ فرماتا ہے۔ **''اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کروں گا۔تا کہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔''** (یوحنا 13:14) اے میری روح میرے منجی خدا سے سیکھ اپنی ضرورتوں کو اور خواہشوں کو دعا میں رکھنے سے پہلے خود کو مکمل طور پر سوختنی قربانی کے طور پر پیش کریں صرف اور صرف خدا کے نام کو جلال دینے کی خاطر۔

دوسروں کی خاطر اپنی خواہشوں کی قربانی کرنا اور شفاعت

جب آپ کے پاس دعا کرنے کے لئے بنیاد ہو گی تو پھر آپ خدا سے مسیح کی صفات اور اس کی مانند بننے کیلئے پرُ جوش اور آزادی سے دعا کریں گے اور پھر خدا کے نام کو جلال ملے گا آپکو اندازہ ہو گا کہ مسلسل دعا میں تجدید کے باعث کس طرح روح کے تابع ہو جاتی ہے تا کہ خدا کی مرضی کا انظار کر سکے اور خدا اپنے جلال کے لئے استعمال کر لے کیونکہ مسیح نے خود کو خدا باپ کے جلال کے لئے اِس قدر تابع کر دیا اِسی لئے وہ باپ اور ہمارے درمیان ٹھہرا اور بطور سردار کاہن اپنے لوگوں کے لئے اتنی بڑی برکات حاصل کرنے کے لئے دعا مانگ سکا مسیح کی طرح دعا میں صرف خدا کے جلال کے لئے منت کریں۔تا کہ آپ بھی اس کی مانند سچے شفاعت کرنے والے بن جائے اور نہ صرف خود تخت کے پاس اپنی ضرورتیں مانگ سکے اور دوسروں کے لئے بھی دعا کر سکیں جیسا کہ لکھا ہے **''راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے''** (یعقوب 5:61) وہ الفاظ جو منجی یسوع ہمیں دعاءِ ربانی میں لکھتا ہے ''تیری مرضی پوری ہو'' اس لئے کہ وہ سب باتوں میں بھائیوں کی مانند

بنایا گیا، گتسمنی میں اُس نے ہمارے لئے کلام کیا تا کہ ہم اُس کی شفاعت اور کفارے کی قوت میں اُسکے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اُس کی طرح دعا کرنے والے ہوں آپ بھی اُسکی سرداروالی شفاعتی دعا کرنے والے بن جائے جن پر گناہگاروں کی نجات اور کلیسیاء کی ترقی اور اتحاد کا انحصار ہے۔

اور جو شخص اپنی ہر دعا میں خدا کے جلال اور عزت کو خاص مقام اور اہمیت دیتا ہے تو اگر خدا اُس کو چن لے اور اُسکو مسح کرے تو اُس کی دُعا میں بھی گتسمنی والی دُعا کی قوت آجاتی ہے مسیح کی ہر دُعا شفاعت سے بھری ہوتی ہے چونکہ اُس نے خود کو ہماری خاطر صلیب پر قربان کر دیا تھا وہ جو بھی خدا سے مانگتا، وہ ہمارے لئے مانگتا ہے اُسکی ہر دُعا میں لوگوں کی خاطر اپنی خواہشوں کی قربانی پائی جاتی تھی جس طرح یسوع نے ہمارے لئے دُعا میں پورے طور پر خود کو خدا باپ کے سپرد کیا ہمیں بھی انسانوں کیلئے کو خدا کے حوالے کرنا چاہئے ہماری زندگی ہر روز ہماری ذات کی مکمل قربانی ہوتی ہے جس میں ہم اُس کے حضور اپنی روح و جان سے خود کو اُسکی مرضی کے تابع کرتے ہیں دوسروں کیلئے اپنی ذات کی نفی (قربانی) کرنا ایک خاص کام ہے جس میں ہمیں دُعا میں آنسو بہانے اور سخت اذیت برداشت کرنی ہوتی ہے۔

خدا کے ساتھ اکیلے ہونا

میرے عزیز بھائیوں اگر آپ یا میں مسیح کی مانند بننا چاہتے ہیں تو ہمیں خاص طور پر غور کرنا ہوگا کہ یسوع اکیلا بیابان میں دُعا کرتا تھا یہ اُسکی شاندار زندگی ہونے کا راز تھا جو وہ آدمیوں سے کہتا تھا اُس سے قبل اُس کے متعلق بات کر چکا ہوتا تھا یسوع کو روزانہ۔ باپ کے ساتھ رفاقت میں روح پاک کا تازہ مسح ملتا تھا جو شخص چال و گفتار میں یسوع کی مانند بننا چاہتا ہو اُسے یسوع کی پیروی کرتے ہوئے تنہائی میں دُعا کرنے کی عادت ہونی چاہئے اگر چہ اِس مقصد کو پانے کے لئے آپ کو اپنی رات کی نیند کام کاج یا دوستوں کے ساتھ وقت گزرانا قربان کرنا پڑے گا لیکن آپکو ہر صورت میں خدا باپ کے ساتھ تنہائی میں دُعا میں وقت گزرانا ہوگا روزانہ دُعا میں گھنٹے گزارنے کے علاوہ اُس شخص کو تنہائی (پاک جگہ) میں وقت گزرانے کی طلب محسوس ہوگی اور وہاں سے اُس کا دل اس وقت تک وہاں سے واپس آنے کو نہیں چاہے گا جب تک دوبارہ پتہ نہ چل جائے کہ خُدا اُس کا بخرہ ہے ہر روز تنہائی میں جا کر، خدا کے ساتھ رفاقت رکھنی چاہئے تاکہ ہماری رفاقت کی روزانہ تجدید ہو اگر یسوع مسیح کو باپ کے ساتھ رفاقت رکھنے کی ضرورت تھی تو پھر خیال کریں کہ ہمیں خدا کے ساتھ روزانہ رفاقت رکھنے کی کتنی ضرورت ہے تو پھر جس طرح خدا یسوع کو یا کرتا تھا ہمیں بھی دیدے گا

یسوع کا پانی کے بپتسمہ کے وقت ظاہر ہوتا ہے کہ خدا یسوع کو کیا دیا کرتا تھا " **جب سب لوگوں نے بپتسمہ لیا اور یسوع بھی بپتسمہ لے کر دُعا کررہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ھوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تُو میرا پیارا بیٹا ھے تجھ سے میں خوش ھوں"**۔ (لوقا3:21-22)جی ہاں یقیناً ہمیں بھی یسوع کی طرح دُعا مانگنے سے ہی برکت ملے گی،کھلا ہوا آسمان ،روح کا بپتسمہ باپ کی آواز اُس کے پیار کی یقین دہانی اور ڈھیروں خوشیاں جس طرح یسوع کے ساتھ ہوتا تھا ہمارے لئے ویسے ہی ہوگا یعنی کہ اُوپر سے سب کچھ آیا ہمارے لئے سب کچھ اُوپر سے ہماری دعاوں کے جواب کے طور پر آئے گا ،لوگوں میں یسوع کی طرح بچوں جیسی زندگی گزرانے کا راز یسوع کی مانند تنہائی میں دعا کرنے میں ہے آئیں! ہم خدا باپ کے حضور دعا میں یسوع جیسی دلیری اور آزادی پانے کے اس شاندار امتیازی حق سے فائدہ اٹھانے کے لئے خود کو تیار کریں۔

"اے میرے خدا تُونے مجھے پکارا اور میں نے تیری پیروی کی تمام باتوں میں تیری صورت ھوتا چلا جاؤں روزانہ میں تیرے قدموں کے نشان تلاش کروں تاکہ جہاں تیرے قدم جاتے اور مجھے راہ دکھاتے ھیں میں وہاں تیرے پیچھے ہو لوں،آج میں نے تیرے قدموں کے نشان تلاش کر لئے ھیں جو اُوپر سے بیابان کی طرف جاتے ھیں وہاں میں نے تجھے گھٹنوں کے بل باپ سے دعا کرتے پایا ھے وہاں میں نے تجھے دعا کرتے دیکھا تُونے سب کچھ باپ کو عزت اورجلال دینے کے لئے ۔قربان کر دیا اور تُو باپ سے ھی آس لگاتا اورپاتا ھے حیران ھوکر میری روح یہ عیب رویا دیکھتی ھے میرامنجی صبح ھونے سے پہلے اُٹھ کر باپ سے رفاقت رکھتا تاکہ دعا کے ذریعہ اپنی زندگی اور کام کے لئے انپی تمام ضرروت کی چیزیں مانگتا،" اے میرے رب میں کون ھوں کہ میں تیری آواز کو سن سکوں ؟میں کون ھوں کہ تُو مجھے انپی مانند دعا کرنا سکھائے اے منجی

یسوع میں دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں کہ تو میرے اندر بھی پوشیدگی کی دعا کی ضرروت کو جگائے مجھے اندر س ے گہرے طور پر اس بات کا قائل کرے کہ ۔تیری طرح ہماری بھی روحانی زندگی خدا باپ سے رفاقت رکھے بغیر پھل پھول نہیں سکتی باپ سے گہری رفاقت کے باعث ھی میری زندگی مسیح کی زندگی کے مشبہ ہوگی بخش دے کہ یہ یقین کامل میرے اندر روح کی ایسی آگ جلائے کہ میں ہر روز اُس آسمانی ندی میں بپتسمہ لئے بغیر روح کو تازہ دم کئے بغیر سکون سے نہ بیٹھوں تُوجو میرے لئے واحد مثال اور شفاعت کرنے والا ھے مجھے اپنی طرح دعا کرنا سکھا ۔آمین ۔

دُعا کریں کہ خُدا اُنکے دلوں کو کھولے۔ دُعا کریں کہ لوگوں پر مسیح اور اُسکے کلام کا مکاشفہ ہو۔ دُعا کریں جو اُن نئے ایماندار خالص دودُھ کے مشتاق ہوں تاکہ وہ رُوحانی طور پر ترقی کریں۔دُعا کریں کہ دینے والے مزدور خادم بھی سامنے آئیں ۔ دُعا کریں کہ خُدا دینے والے مزدوروں کے دلوں کو مال و دولت کے لالچ سے دُور رکھے۔

یسوع کو اپنی دعا میں راہنمائی کرنے دیں

(Let Jesus Guide Your Prayer)

جس طرح یسوع اپنے دور میں فصل (روحانی) کی کٹائی کی فکر کرتا تھا اسی طرح آج کی دنیا کی بھی فکر کرتا ہے ۔ یسوع اپنے شاگردوں کے بارے میں جانتا تھا کہ انہیں فصل کی کٹائی کی رویا نہ ملی تھی۔ کیونکہ انہیں لوگوں کو کلام سنانے کے لئے ان کے پاس جانے کے بجائے انہیں اپنی فکر لگی رہتی تھی اسی وجہ سے وہ لوگوں کو یسوع کے تناظر میں دیکھ نہ پائے۔

یسوع نے لوگوں کو اسی حالت میں پیار کیا جس حالت میں وہ تھے اس کا پیار دوسروں تک پہنچنے والا پیار تھا جس سے اس کے دنیا میں آنے کے مقصد (فدیہ دینے) کو ظاہر کرتا ہے یسوع لوگوں کی تکلیف دہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اُن کے پاس جاتا تھا۔ یسوع کی زندگی پر غور کریں اور سیکھیں کہ وہ دوسروں کو پیار کرتا ہوا ان کے پاس جایا کرتا تھا۔

جب پطرس رسول کی ساس بیمار ہوئی تو وہ بستر پر پڑی تھی یسوع نے اس کے ہاتھ کو چھو ا اور اسے شفا دی شفا کی غرض سے جب کوڑھی یسوع کے قدموں میں گرا تو یسوع نے اس کے ہاتھ کو چھوا اور اسے شفا دی جب دو اندھے افراد یسوع کے پاس شفاء کے لئے آئے تو یسوع نے ان کی آنکھوں کو چھوا تو وہ دیکھنے لگے،اور جب یسوع نے

ایک گونگے اور بہرے شخص کو چُھوا تو وہ سننے اور بولنے لگے **''پھر اس نے ایک بیوہ کے بیٹے کے کفن کو چُھوا''** (لوقا7:14-15) تو وہ اس کا بیٹا زندہ ہو گیا کئی دوسرے واقعات میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع کے بولنے سے لوگوں کو شفا اور زندگی ملتی تھی مگر اس نے اپنی محبت کا اظہار لوگوں کے پاس جانے اور انہیں چھونے سے کیا جب اس نے چھوٹے بچوں کو گود میں لیا تو اس نے خدا کے پیار کی اظہار کیا پاک روح چاہتا ہے کہ ہمارے ذریعہ خدا کا پیار دوسروں تک پہنچے (یوحنا 7:38) یسوع نے خدا داد قوت کو اپنی شخصی فائدے کے لئے استعمال نہ کیا جب ایک سامری گاؤں کے لوگوں نے یسوع کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے شاگردوں یعقوب اور یوحنا کی بے عزتی ہوئی اور انہوں نے خفا ہو کر ان لوگوں کو بھسم کرنے کے لئے یسوع کو آسمان سے آگ نازل کرنے کو کہا۔ (لوقا9:54) مگر یسوع نے شاگردوں کے انتقامی جذبہ کے برعکس سامریوں کو اپنے خدا باپ کے پیارے سمجھا اور گناہ گاروں کے لئے وہ اپنی جان دینے والا تھا یسوع نے ان لوگوں کو بطور فصل سمجھا جس کو وہ کاٹنے اِس دنیا میں آیا تھا۔

یسوع آپ سے چاہتا ہے آپ فصل والی رویا رکھیں

مسیحیوں کو بھی یسوع کی طرح لوگوں کی ضرورتوں اور فصل سے آگاہ ہونا چاہئے جب ایک جوان شخص یسوع کے پاس آیا تو اس نے اس کو پیار کیا اور اس سے کہا کہ وہ طاقتور شخص ہو گا اگر وہ اس کے پیچھے ہو لے یسوع نے ایک مچھیرے پر غور کیا اور جانا کہ وہ آدم گیر بن سکتا تھا تھا ایک گناہ گار عورت پر یسوع نے نظر کرم کی اور اس کے گناہ معاف ہو گئے اور وہ خدا کی خالص بیٹی بن گئی۔

یسوع کے شاگردوں کو مستقبل میں فصل بنتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ لیکن یسوع ایسا نہیں سوچتا تھا اِس لئے اس نے کہا فصل تیار نہیں ہو ہی بلکہ فصل یہاں موجود ہے فصل ہر وقت ہمارے اردگرد موجود ہوتی ہے اگر ہم اسے دیکھنے اور پہچاننے کی کوشش کریں۔ یسوع نے سامری لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاگردوں سے کہا کیا تم نہیں کہتے کہ فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟ دیکھو میں تم سے کہتا ہوں نظر اُٹھا کر کھیتوں کو دیکھو کہ فصل پک گئی ہے۔ (یوحنا4:35) سامری لوگ زمین کی فصلوں میں سے ایک تھے، یسوع ان کو سکھا رہا تھا کہ دنیا کے سب لوگوں کو روحانی فصل سمجھتے ہوئے ان میں گہری دل چسپی لے کر ان پر بھرپور توجہ دیں یسوع نے فصل کے بارے میں تین باتیں کہیں:

لوگوں کو پکڑنے (بچانے) کی رویا کو بطور فصل لیں

جب آپ روزانہ اِدھر اُدھر جاتے ہیں تو اپنی آنکھیں کھلی رکھیں ان کی ضرورتوں کو دیکھیں۔ ان کو بطور فصل لیں یسوع جن سامری لوگوں کے بارے میں شاگردوں سے

مخاطب ہوا شاگرد انہیں نہیں جاتے تھے، شاگرد ان لوگوں کے ناموں سے واقف نہ تھے اور نہ ہی ان کے بارے میں کچھ جانتے تھے لیکن پھر بھی یسوع نے کہا دیکھو! وہ لوگ فصل کا حصہ ہیں۔

جب آپ ایسے لوگوں کو ملیں جن کو یسوع کی ضرورت ہے تو ایسا سوچیں کہ وہ مسیح یسوع کے ہو جائیں دیکھیں خدا کا منصوبہ ان کی زندگی میں کیسے پورا ہو سکتا ہے دیکھیں کہ یسوع ان سے کتنا پیار کرتا ہے جس نے صلیب پر ان کے لئے جان دی یہ سب کچھ لوگوں کے بارے میں سوچتے ہوئے ان کے لئے دعا کریں۔ (یوحنا 34:4)

فصل کے لئے دعا کریں ہر شخص جس کو آپ ملیں دیکھیں یا کسی بھی قسم کا رابطہ ہو اس شخص کے لئے دعا کریں جو لوگ آپ کے کاروبار میں شریک ہیں جن سے آپ روزانہ ملتے ہیں یا سفر کرتے ہیں۔ میدان میں کھیلنے والے بچوں کے لئے دعا کریں جو لوگ سڑک پر گاڑیوں میں بیٹھے ہوں ٹریفک میں سگنل پر رکے ہوتے ہیں آپ اپنے ہم سفر ساتھیوں کے لئے خواہ وہ بس یا میں ریل میں ہوں جہاز میں ہوں ان کے لئے دعا کریں۔ جب ٹی۔ وی یا ریڈیو پر آپ کسی ملک میں قحط کی خبر سنیں تو آپ اس ملک اور وہاں کے لوگوں کی ضروریات کے لیے دعا کریں۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے موجود فصل سے آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس فصل کے آگے اور بھی بہت سی فصلیں موجود ہیں۔ جن کے لئے آپ کو تیار رہنا ہے۔ جب آپ کسی غیر ملکی چیز کو خریدیں تو آپ اس ملک اور وہاں کے لوگوں کے لئے دعا کریں آپ عالمگیر مسیحی بنیں آپ عالمگیر رویا رکھیں۔ عالمگیر شفاعت کرنے والے مسیحی بنیں۔ آپکا پیار بھی یسوع کی طرح دور دراز تک پھیلا ہوا ہونا چاہیے وہ ساری دنیا کے لوگوں کو پیار کرتا ہے کیا آپ بھی آج یسوع کی طرح سب کو پیار کریں گے؟ خدا کرے جب آپ سب لوگوں کے لئے دعا کریں تو آپ کا پیار آپکے وسیلہ سے انڈیلا جائے۔ آپ دنیا بھر میں لوگوں کو محض لفظی طور پر پیار نہ کریں بلکہ لوگوں کو حقیقت میں پیار کریں۔ دعا میں بار بار یہ نہ کہیں **"کہ خدا ساری دنیا کو برکت دے"** بلکہ سوچیں کہ آیا آج کی دعا میں آپکی دنیا کے لئے دعا مانگنے کی ذمہ داری پوری ہوئی ہے کہ نہیں اشخاص اور اقوام کے لئے دعا مانگیں تا کہ دنیا کے لئے دعا مانگنے کی ذمہ درار ی پوری ہو جائے۔ دوسروں کے لئے دعا کریں، تا کہ وہ بھی فصل کی رویا حاصل کریں۔

اور یسوع سب شہروں اور گاؤں میں پھرتا رہا اور ان کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی منادی کرتا اور ہر طرح کی بیماری اور کمزوری کو دور کرتا رہا اور جب اس نے بھیڑ کو دیکھا تو اس کو

لوگوں پر ترس آیا کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند جن کا چرواہا نہ ہو خستہ حال اور پراگندہ تھے تب اس نے اپنے شاگردوں سے کہا فصل تو بہت ہے مگر مزدور تھوڑے ہیں پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے۔ (متی 38.35:9)

ہوسکتا ہے آپ سوچتے ہوں کہ یسوع کو مزدور مہیا کردینے چاہئے تھے اور مزید اس نے اپنے شاگردوں کو یہ بھی نہیں کہا کہ فصل کو دیکھو اس میں کام کرنا شروع کردو۔ بلکہ اس نے اپنے شاگردوں کو دعا کرنے کو کہا۔ عیدِ پینتکست کے چند ماہ بعد رسولوں کو کل وقتی طور پر فصل کاٹنا تھی۔ لیکن فصل کاٹنے سے قبل ان کو اس کام کے لئے دعا کے ذریعہ تیاری کرنا تھی۔ یسوع جانتا تھا کہ اس کے شاگرد دعا مانگیں کے تو ان کی فصل کی کٹائی والی رویا بھڑکے گی تو پھر وہ بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ کام کریں گے دنیا میں ایسے لوگ بہت کم پائے جاتے ہیں جن کو حقیقتاً فصل کی رویا ہوتی ہے اور اس کام کے لئے بوجھ کے ساتھ دعا مانگتے ہیں اور وہ اس کام اور خدمت کے علاوہ مزید کسی اور خدمت میں حصہ نہیں لیتے خواہ خدا ان کے لئے خدمت کے لئے دروازے کیوں نہ کھولے۔ سچی رویا انسان سے حقیقی شفاعت کرواتی ہے جب ایسا ہوتا ہے تو پھر اس خاص علاقہ یا گاؤں کے لئے دل میں گہری محبت۔ بوجھ اور فکر پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہم ان لوگوں یا علاقے کی ہر لحاظ سے مدد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر مدد کرنے ان کے پاس جانے اور خدمت گزاری کرنے ہمارے لئے روحانی خطرے کی بات یہ ہے کہ ہم اپنی روزمرہ کی مصرفیات کی وجہ سے دعا مانگنے میں کافی وقت نہیں گزارتے یسوع نے اپنی کلیسیا کو ایک ہی دعا کرنے کی درخواست کی تھی جو کہ فصل کے لئے تھی خدا کی تعریف کریں کہ ننانویں بھیڑیں گلہ میں موجود ہیں، اور جب تک ایک کھوئی ہوئی بھیڑ گلہ میں پھر سے شامل نہ ہوجائے آرام سے نہ بیٹھیں عزیز رہنما! آپ کہیں پر کچھ بھی کر رہے ہیں مگر ان لوگوں اور جگہوں کو ہرگز نہ بھولیں جن تک ابھی کلام نہیں پہنچا۔ **"اس نے ان سے کہا آؤ ہم آس پاس کے شہروں میں چلیں تاکہ میں وہاں بھی منادی کروں کیونکہ میں اسی سے نکلا ہوں"۔** یسوع شہر اور اس کے گرد ونواح کے علاقوں میں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک منادی کے لئے گیا۔ (مرقس 38:1) **"اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے**

اور وہ میری آواز سنیں گی اور پھر ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی چرواہا ہوگا" ۔(یوحنا16:10)

جب آپ ایک بار یسوع کی نظروں سے دنیا کو دیکھیں گے تو پھر دنیا کی فصل کٹائی کے لئے دعا مانگنا آپ کی ترجیحات میں سے ایک خاص ترجیح ہوگی۔ فصل کے لئے دعا مانگیں۔ فصل کے مزدوروں کے لیے دعا کریں۔ نئے ایمانداروں کے لئے دعا مانگیں۔ دعا کے وسیلہ آپ عالمی فصل کی کٹائی کی خدمت میں شامل ہو سکتے ہیں۔

خدا کو قائل کرنے والی دعا کلیسیا کی ضرورت

(The Prevailing Prayer Need Of The Church)

آج کے دور میں خدا کو ایسے خواتین وحضرات کی ضرورت ہے جو دعا میں اسے اپنی بات پر آمادہ کر سکیں۔ ایسے طاقتور شفاعت کرنے والے بلا تامل آمادہ کرنے والے ایسے لوگ جو دعائیہ لڑائی میں ثابت قدم ہیں اور اس وقت تک ڈٹے رہیں جب تک الٰہی قوتیں آسمان سے نازل نہ ہو جائیں اور زمین پر خدا کی مرضی عملی طور پر نظر نہ آجائے۔ جب ذہنی اذیت پہچانے والوں کی بہ نسبت منتظم زیادہ ہوں، اپنی باتیں منوانے والے دعائیہ جنگجوؤں کی بہ نسبت کارندے زیادہ ہوں تو ہم روحانی طور پر بزدلی اور سست روی کا شکار ہو جاتے ہیں ہمیں ایسے دعا گو جنگجوؤں کی ضرورت ہے جو خدا کے پیار سے واقف ہوں جو صلیب کی قدرت اور جلال کا تجربہ رکھتے ہوں جو جنت اور جہنم اور بائبل اور یوم حشر کے معنی اور مفہوم کو بخوبی جانتے ہوں ہمیں ایسے دعا گو جنگجوؤں کی ضرورت ہے جو غلامی کو محسوس کرتے ہیں ابدی اُمید کا فقدان غیر نجات یافتہ لوگوں کے بُرے انجام سے آگاہ ہوں اور جو تبدیلی کی قوت۔ خوشی اور نجات یافتہ لوگوں کے لئے یسوع کے جلال کو جانتے ہوں۔ ہمیں ایسے جنگجوؤں کی ضرورت ہے جو خدا کو خدا اور شیطان کو شیطان سمجھ کر دعا مانگیں۔ خدا چاہتا ہے کہ لوگ فتح مندی سے دعا کریں اس لئے اس طرح کی دعا پسند کرتا ہے تاکہ وہ دنیا کو راستبازی اور نجات پانے کی طرف مائل اور قائل کرے۔ خدا ایسے دعا مانگنے والے اس لئے چاہتا ہے کہ کروڑوں لوگ جو گناہ کی دلدل اور شیطان کے چنگل میں پھنسے ہیں انہیں اپنی لامحدود محبت سے بچا سکے۔ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ دیا جا چکا ہے خدا کا صلیبی کام فتح مندانہ طور پر ختم ہو چکا ہے نجات کا کام مکمل ہو چکا ہے لیکن انسان کا دل گناہ کی وجہ سے سخت اور اس کی آنکھیں اندھی ہوگئیں ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ روئے زمین پر کروڑوں انسان غالب آنے والی دعا مانگنے والے ہوں اسی وجہ سے یسوع شب وروز غالب آنے والی دعا مانگنے میں مشغول ہے اس لئے اسے اس کام میں ہمارے تعاون کی ضرورت ہے خدا

دعا کے وسیلہ سے قوموں کو میراث کے لئے اور زمین کے انتہائی حصے ملکیت (بچانے) کے لئے دیتا ہے ۔ (زبور 8:2) یہ بات اُس کے ابدی منصوبے کا حصہ ہے اس لئے یسوع دعا کرتا ہے اور ہمیں بھی ضرور دعا مانگنی چاہئے۔

ہم خدا سے محروم ہیں

دنیا کے کروڑوں کمزور اور لا پرواہ مسیحی لوگ خدا کی عظیم محبت سے محروم ہیں۔اس کی مصلوبیت، قیامت اور نجات دہندہ کی تخت نشینی، اس کی آہیں بھر کر دعا مانگنے والی روح سے محروم ہیں خدا مہربان ہونے کی خواہش رکھتا ہے (یسعیاہ 30: 18) لیکن ہماری زندگیوں میں اس کے نجات بخش منصوبے کی ناکامی کی وجہ سے اُس کی مہربانیوں کے حصول میں رکاوٹ ہوتی ہے۔وہ ہمیں بچانا چاہتا ہے اسی لئے ہم ابھی تک زندوں کی زمین پر موجود ہیں کلیسیائیں، مشنری ادارے، اور مسیحی تنظیمیں جو بڑی منظّم ہیں اور بڑی سرگرمی سے ہمہ وقت پرزور طور پر مصروفِ عمل ہیں لیکن ان کی کارگردگی کیسی ہے؟ ہم نے ابھی تک ان کامیابی کے لئے دعا نہیں کی۔ہم اپنے لوگوں کو غالب آنے والی دعا کے کردار کے بارے سکھانے میں ناکام ہو چکے ہیں ۔ہم ان کے لئے غالب آنے والی دعا گو زندگی کا نمونہ پیش کرنے اور انہیں اس کی ترغیب دینے میں ناکام ہو چکے ہیں۔صرف ایک بیوقوف شخص دعا مانگنے میں ناکام ہوتا ہے لیکن اس دنیا میں تقریباً کروڑوں بیوقوف لوگ دعا مانگنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔وہ دعا مانگنے پر یقین رکھتے ہیں وہ غالباً کبھی کبھار یا اکثر غیر مؤثر طور سے دعا مانگتے ہیں لیکن انہوں نے غالب آنے والی دعا مانگنے کے لئے اپنی ذات کو واقف نہیں کیا جس سے روحانی فتح یابی حاصل ہوتی ہے۔ایماندار الوگ جانتے ہوئے کہ خدا کی طاقتور قوت ہمیشہ دعا مانگنے کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے وہ سرگرمی سے دعا مانگنا نہیں چھوڑتے جب تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتے ۔ ایسے مسیحی رہنما کہاں ہیں جو موجودہ دور کے مقدسین کو غالب آنے والی دعا مانگنے کی تعلیم دے کر ان کو اس کے لئے قائل کر دیں؟ ایسے رسولی رہنما کہاں ہیں جو خدا کے لوگوں کو غالب آنے والی دعا مانگنے کے لیے قائل کریں؟ صرف ان ہی لوگوں کے سبب سے ان جیسی دعا مانگنے والے پیروکاروں کا لشکر پیدا ہوتا ہے جو خدا سے قائل کرنے والی دعا مانگتے ہوں قائل کرنے والی دعا مانگنے والے رسول دعا گو جنگجو پیدا کرتے ہیں اس کے برعکس دعا نہ مانگنے والے گرجا گھروں کے پُلپٹ دعا نہ مانگنے والی اور کمزور کلیسیائیں پیدا کرتے ہیں بالفاظ دیگر دعا نہ مانگنے والے کلیسیائیں دعا نہ مانگنے والے کلیسیائی رہنماؤں کی کلیسیائیں دعا نہ مانگنے والی اور کمزور ہوتی ہیں موجودہ نسل کو کون دعا مانگنے کی تربیت دے گا اور انہیں دعا مانگنا سکھائے گا؟ ہمارے دعا گو سورما کہاں ہیں؟

خدا نے ہمیں یسوع کیساتھ ملکر شفاعت کرنے کیلئے مخصوص کیا ہے

خدا نے یسوع کو عظیم شفاعت کرنے والے کے طور پر مخصوص کیا تھا جب سے دنیا خلق ہوئی ہے وہ بنی نوع انسان کی شفاعت کرتا رہا اور اب وہ ہمارے عوض آسمان کے مقدس مقام میں بیٹھا ہے اور وہ ہمارا سردار کاہن ہے اور ابد تک رہے گا۔ اس کی جان کی ایک بار قربانی ہمیشہ کے لئے ہے لیکن اس کی شفاعت کرنے والا کردار ہمیشہ جاری رہتا ہے پس خدا کا بیٹا خداوند اور ہمارا نجات دہندہ عظیم، کامل اور غالب آنے والا اور شفاعت جاری رکھنے والا ہے۔ خدا نے ہمیں اپنی شبیہ پر بنایا ہے تاکہ ہم اپنے کردار اور شخصیت میں خدا کی مانند بنیں خدا نے ہمیں تثلیثی یہوواہ سے رفاقت رکھنے کے لئے خلق کیا ہے۔ خدا نے ہمیں تمام مخلوق میں سے مخصوص کیا ہے اور چُنا ہے کہ ہم اس کے بیٹے خدا سے خاص تعلق داری رکھیں۔ ہم روحانی طور پر خدا کے بیٹے کے اور اس کی دلہن کلیسیا سے رفاقت رکھنے کے لئے خلق کئے گئے ہیں (یسعیاہ 5:62 یوحنا 29:3 ; افسیوں 5:25-26 ; مکاشفہ 9:21) ہم بچائے جانے اور ایسی شفاعت کرنے لئے خلق کئے گئے ہیں جو خدا سے جواب حاصل کرکے رہے جب کہ آج کے دور میں یسوع کی قائل کرنے والی شفاعت کو اولیت دینے کی اشد ضرورت ہے اس لئے ہم جو زمین پر اس کے نمائندے ہیں ہمیں بھی قائل کرنے والی شفاعت کو اول درجہ دینا چاہیئے خدا نے ہم کو اپنا روح بخشا ہے جو کہ ہمیں خدا کے تناظر میں لوگوں اور ان کی ضروریات کو دیکھنے کے لائق بناتا ہے پاک روح نے ہمیں دعا مانگنے کی کمزوری میں اپنی مدد فراہم کرنے کے لئے مخصوص کیا ہے اس نے ہمیں دعا میں اپنے نام کے اختیار کو استعمال کرنے کو اختیار دیا ہے (یوحنا 14:13-14:15:16:23-24) اِس نے ہمیں اپنے خدا اور باپ کے لئے کاہن بنایا ہے جس کی وجہ سے ہم میں سب کاہنوں جیسا شفاعتی کردار بھی پایا جانا ضروری ہے (مکاشفہ 6:1) ہمیں صرف کاہن ہی نہیں بنایا (ا پطرس 5:2) بلکہ اپنے بادشاہ کی خدمت کرنے کے لئے شاہی کاہن بنایا ہے پاک کلام کے دوسرے حوالے جات کی روشنی میں شاہی کاہن ہونے کے ناطے شفاعت کرنا ہماری ذمہ داری بنتی ہے یوں ہم شاہانہ شفاعت گزار بن جاتے ہیں ہم یسوع کی طرح حکمرانی کرتے ہیں اور یسوع کی حکمرانی کو اپنی قائل کرنے والی شفاعت کے ذریعہ پھیلاتے ہیں ہمیں قائل کرنے والی دعا کے ذریعہ یسوع کی قادر مطلقیت کو اپنانا چاہیئے اس نے ہمیں شاہی کہانت بخشی ہے" **خدا نے رضا کارانہ طور پر اپنا انحصار ہماری دعاؤں پر کیا ہے۔ دعا کے**

وسیلہ سے کلیسا نے دنیا پر حکمرانی کرنے کی قوت حاصل کی ہے"

ہماری دعاؤں کے وسیلہ سے خدا باتیں کرنا اور اپنا کام کرتا ہے اگر چہ خدا اپنی ذات میں پورے طور پر ہمہ وقت آزاد اور کام کرنے کی قوت رکھتا ہے تو بھی اس نے خود کو کافی حد تک ہماری دعاوں سے وابستہ کر رکھا ہے۔ایک مشہور خادم بنام ہیلسلے (Hallesly) دعا کو پانی کے پائپ سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ دعا ایک پائپ ہے جس کے ذریعہ آسمان کی قوت کو زمین پر لایا جاتا ہے مزید وہ کہتا ہے کہ ہماری ایمان سے کی گئی دعا سے یقینی طور پر اس کا جواب ملتا ہے اور وہ یسوع مسیح میں دنیا کو بچانے کی قوت دیتا ہے۔خدا کی خادم کیلون (Calvin) بھی سکھا تا ہے کہ دعا کے ذریعہ شیطان کی طاقت کو ختم کیا جاسکتا ہے اور خدا کی بادشاہی کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

ہم مسیح کی دوسری آمد کے دور میں جی رہے ہیں۔ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ خُدا کرے کہ اُس کے لوگ بیدار ہوں، اپنے تمام گناہوں اور دُنیاوی باتوں کو ایک طرف چھوڑ کر خود کو خُدا کیلئے مخصوص کریں اور سچے خادم بنیں تا کہ خُدا کے پاس کھیت میں جانے، دُعا کرنے اور دینے کیلئے لاکھوں مزدور ہوں اور پھر خُدا کے کلام کی منادی کا کام مکمل ہو اور مسیح اِس دُنیا میں آسکے۔ آمین۔

قائل کرنے والی دعا کا جلال

یسوع مسیح کے تخت کا عظیم ترین جلال قائل کرنے والی دعا کا جلال ہے یہ ہماری خدمت کو بھی جلالی بنا دیتی ہے یسوع کی مانند کردار ہونے کا اظہار اس سے بڑھ کر کسی اور شے میں نہیں کہ یسوع کے دل میں پائی جانے والی ترجیحات کے لئے ہم اس کے ساتھ مل کر شفاعت کرنے والے ہیں کوئی مسیحی شخص یسوع کی کلیسیا کو مضبوط کرنے اور برکت کا باعث نہیں ہوسکتا۔اس کام کے علاوہ اکوئی اور راستہ نہیں ہے جس کے وسیلہ سے آپ خدا کی بادشاہی کو فروغ دیں سکیں اور یسوع نام کو عزت اور جلال دے سکتے ہیں قائل کرنے والی شفاعت کرنا آپ کی زمینی زندگی میں سب سے بڑی خدمت ہے۔

قائل کرنے والی دعا جلالی ہے کیونکہ یہ آپکو یسوع کے دل کی دھڑکن کے ساتھ جوڑ دیتی ہے یہ اس لئے جلالی ہے کیونکہ آپ قائل کرنے والی دعا میں یسوع کی رویا اس کے مقاصد اور مرضی کا اظہار کرتے ہیں قائل کرنے والی شفاعت میں ہم یسوع کی طرح محنت کرتے اور اپنی روح پر کنٹرول حاصل کرتے ہیں پاک روح آپ پر خدا کی محبت کو ظاہر کرکے ہلا دیتا ہے جب تک آپ کا دل یسوع کی طرح دعا میں نہیں ہو جاتا اور پاک روح کی طرح شفاعت کرنے نہیں لگ جاتا۔(رومیوں 26:8) دعا میں یسوع کی طرح رونا، یسوع کو پیار کرنے اور

یسوع کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے سرگرم انسان کے لئے بڑے جلال کی بات ہے / یسوع کے ساتھ شفاعتی جنگ اور فتح مندی کو بانٹنا جلال کی بات ہے جب آپ قائل کرنے والی دعا کے وسیلہ کامیابی اور فتح حاصل کرتے ہیں تو پھر آپ اپنی زندگی میں قوت اور خوشی کو محسوس کرتے ہیں (عبرانیوں 5:6) جب اپنی روح میں محسوس کرنے لگتے ہیں کہ آپ کی دعا سنی جاتی ہے اوراس کا جواب ملتا ہے تو پھر خدا کا جلال شروع ہوتا ہے دعا کا جواب جلدی نہ ملنا دعا نہ سنے جانے کا ثبوت نہیں ہوتا لیکن آپ جانتے ہیں کہ آپ نے خدا کی مرضی کے مطابق دعا کی ہے اور وہ یقیناً جواب دے گا۔سب قائل کرنے والی دعاوں کو حتمی بلندترین جلال ملے گا جب آپ جلالی دنیا میں پہنچ جائیں گے اور آپ کو دعاؤں کے جواب میں تحفے دیئے جائیں گے خدا کے دعا گو جنگجو خدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان کو عزت دی جائے گی اور ابدیت کے انعامات دیئے جائیں گے۔ (ا۔کرنتھیوں 5:4:15:11:3; 25:9)

پھر آپ یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ کس طرح دعا گو جنگجوؤں اور یسوع کی شفاعتی دعاؤں کے ساتھ آپ کی قائل کرنے والی دعائیں شامل ہوگئیں۔تب آپکو معلوم ہوگا کہ کئی ادوار میں لوگ قائل کرنے والی دعائیں مانگتے رہے اور خدا کس طرح پر زور طور پر کام کرتا رہا۔پھر آپ دیکھیں گے کہ شفاعت خدا کے دل سے شروع ہوتی ہے جو پاک روح کے وسیلہ سے آپکو بتائی جاتی ہے پھر آپ دیکھیں گے کہ کوئی قائل کرنے والی دعا رائیگاں نہیں جاتی جب آپ جان جائیں گے کہ خدا کے ساتھ آپ بادشاہی کریں گے تو بڑی شکرگزاری، حیرانی، پیار اور تعظیم کے ساتھ خدا کے قدموں میں جھک جائیں گے۔**"اے خداوند ہمیں قائل کرنے والی دعا مانگنے کا جلال ،استحقاق اور ذمہ داری سمجھائے اور ہمیں سکھا"۔**

خدا ہی نے خود نحمیاہ کی دعا سنی۔ اس نے ایسی دعا جس سے یروشلیم ایک نیا شہر بن گیا۔ اس نے اپنے خادم کے دل میں تباہ حال یروشلیم کے بارے میں بوجھ ڈالا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ خدا کس طرح کام کرتا ہے۔ کیا خدا آج کے دور میں بھی اس قسم کی دعا مہیا کرے گا؟ہاں خدا پاک روح کے وسیلے سے طوفانی قسم کے دعائیں مہیا کرسکتا ہے جس سے سب کچھ ہل سکتا ہے۔ جبکہ دعا کے علاوہ اور کوئی چیز انہیں ہلا نہیں سکتی۔

موسیٰ کی موثر دعا

(The Effectual Prayer Of Moses)

میں آپ کی توجہ موسی کی دعا کی طرف لگانا چاہتا ہوں جو کہ خروج 32 سے 34 ابواب سے شروع ہوتی ہے اس دعا کے چار حصے ہیں اس دعا کی ترتیب بڑی درہم برہم ہے جو واضح طور پر نظر آتی ہے موسیٰ پہاڑ پر خدا کی حضوری میں ہے اور پہاڑ کے نیچے، بڑ بڑانے والے لوگ ہارون کے چوگرد جمع ہیں "... **ھارون کے پاس جمع ھو کر اس سے کھنے لگے کہ اُٹھ ھمارے لئے دیوتا بنا دے جو ھمارے آگے آگے چلے ھم نھیں جانتے کہ اس مردِ موسیٰ کو جو ھم کو ملک مصر سے نکال کر لایا ھے کیا ھو گیا۔"** (خروج 32:1) ہارون نے ان سے کہا تمہاری بیویوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونی کی بالیاں ہیں ان کو اتار کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اتار اتار کر ان کو ہارون کے پاس لے آئے ------------۔

تب خداوند نے موسیٰ سے کہا نیچے جا کیونکہ تیرے لوگ جنکو تو ملک مصر سے نکال لایا بگڑ گئے ہیں۔

"اے اسرائیل یھی تیرا وہ دیوتا ھے، جو مجھ کو ملک مصر سے نکال کر لایا۔" (4 آیت) تب موسیٰ نے خداوند اپنے خدا کے آگے منّت کر کے کہا اے خداوند کیوں تیرا غضب اپنے لوگوں پر پڑتا ہے جنکو تو قوت عظیم اور دست قوی سے ملک مصر سے نکال لایا؟ مصری لوگ یہ کیوں کہنے پائے کہ وہ انکو بُرائی کے لئے نکال کر لے گیا تا کہ ------۔" **اور خداوند نے موسیٰ سے کہا میں اس قوم کو دیکھتا ھوں کہ یہ گردن کش قوم ھے اس لئے تو مجھے چھوڑ دے کہ میرا غضب ان پر بھڑکے اور ان کو بھسم کر دوں اور میں تجھے ایک بڑی قوم دوں گا"۔** (آیت 9-10)

پہلا حصہ: خدا کی رحمت اور حقیقت پر تکیہ کرتے ہوئے اس کے سامنے دلیری سے فریاد۔

اس غیر معمولی دعا کے پہلے حصہ پر غور کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل سے الگ ہو جانے کی بجائے خدا کے سامنے دلیری سے کھڑا ہو کر ان کے لئے یوں فریاد کرتا ہے۔ **" جب موسیٰ نے خداوند اپنے خدا کے آگے منت کر کے کہا اے خداوند کیوں تیرا غضب اپنے لوگوں**

پر بھڑکتا ھے ۔جن لوگوں کو قوت عظیم اور دستِ قوی سے ملک ِمصرسے نکال لا یا ھے"۔(11 آیت)

یادرکھیں کہ خدااور موسیٰ دونوں پہاڑ پر تھے اور جب کہ خدا اپنی اس بگڑی ہوئی قوم کے گناہ کے بارے میں پوری طور پر باخبر تھا موسیٰ نے بنی اسرائیل کے گناہ کو خدا کے نقطۂ نظر سے دیکھا اور نہ ہی محسوس کیا۔اس نے اپنی لاعلمی اوراے خبری میں خدا کے سامنے دانشمندانہ اور موثر دعاوں میں سے ایک کا پہلا حصہ ادا کیا۔کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ بیداری کے لئے کیسے دعا کی جائے؟ بیداری کے لئے دعا مانگنا موسیٰ کی دعا سے سیکھیں " مصری لوگ یہ کیوں کہنے پائیں کہ وہ انکو بُرائی کے لئے نکال لے گیا تا کہ ان کو پہاڑوں میں مار ڈالے اور ان کو روئے زمین پر فنا کر دے؟سو تو ان پر قہر و غضب سے باز رہ اور اپنے لوگوں سے یہ برائی کرنے کے خیال کو چھوڑ دے ۔تُو اپنے بندوں ابراھام ور اضحاق اور یعقوب کو یاد کر جن سے تو نے اپنی ھی قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ میں تمھا ری نسل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤں گا اور یہ سارا ملک جس کا میں نے ذکر کیا ھے تمھا ری نسل کو بخشوں گا کہ وہ سدا اس کے مالک رھیں ۔"

کون سا شخص آج کے دور کی اقوام کے بارے میں خدا سے ان میں پائی جانے والی بکثرت راستی یا ان کے نیکوکاری کے باعث ان پر رحم کرنے کی جرات کرے گا بیشک اگر ابھی اسی وقت خدا پوری دنیا کو تہس نہس کردے تو کون اسے ناانصاف کہے گا مگر موسیٰ نے ان کیلئے خدا کی رحمت اور شفقت پر تکیہ کرتے ہوئے دعا اور التجا کی تاکہ اس قوم کے گناہ کی واجبی سزا کو نظر میں رکھا۔

یہ کتنا مناسب اور اچھا ہوگا کہ اگر ہم مسیحی لوگ موسیٰ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ملک پاکستان کے لئے یوں دعا مانگیں " اے خدا کیا تو ھمارے ملک کو نھیں بچائے گا تو نے آپ خود اس ملک کو انگریزوں کی غلامی سے آزادی دلوائی ۔تو ھی نے اپنی موجودگی اورقوت سے ھمیں طاقتور قوم بنایا ھمارے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح اور اس کے رفقاء کارنے چاھا کہ ایسی قوم معرضِ وجود میں آئے جو خدا کے بتائے ھوئے اصولوں پر عمل کرے

تاکہ محبت ،اور اخوت رواداری اور مساوات پر مبنی معاشرہ تشکیل پائے اگر ہمیں تباہ و برباد کر دے تو دوسری اقوام کیا کھیں گی؟ کیا وہ یہ نہیں کھیں گی کہ یہ کس قسم کا خدا ھے جو پاکستانی قوم پر اتنا مہربان **رہا اور 71سال بعد ان کو تباہ کر دیا؟**

اسی طرح دنیا بھر کے ممالک کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا اور اس کی تمام تر مہربانیوں ،شفقتوں اور رحمتوں اور اس قوم کو یاد کروائیں جو اس نے ماضی میں ان کے ملک اور قوم پر کی تھیں اور اب وہ ان کی قوم اور ملک کو برباد کرنے سے باز رہے تاکہ اس کے نام کو جلال ملے۔کیا خدا موسیٰ کی بحث سے ناراض ہوا تھا ؟ ہرگز نہیں۔ **"تب خداوند نے اس برائی کے خیال کو چھوڑ دیا جو اس نے کھا تھا وہ اپنے لوگوں سے کرے گا۔"** (14 آیت)

وہ لوگ جو کلام کے اس حصہ اور واقع سے واقف ہیں انہیں معلوم ہے کہ جب موسیٰ نے پہاڑ سے اتر کر ان کے گناہ کو دیکھا تو اس میں گناہ کے بارے میں خدا جیسا احساس پیدا ہوا تو اس نے غصہ میں آ کر ان پتھر کی لوحوں کو جن پر دس احکام لکھے تھے توڑ ڈالا اور تین ہزار اسرائیلوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا جو اس بڑے گناہ میں شامل تھے۔

دوسرا حصہ: **خدا کے لوگوں کے لئے قربانی کے ساتھ شفاعت کرنا۔** دوسرے دن موسیٰ لوگوں کے پاس گیا اور کہا **"تم نے بڑا گناہ کیا اور اب میں خداوند کے پاس اُوپر جاتا ھوں شاید تمھارے گناھوں کا کفارہ دے سکوں"** (30:32)

اس شاندار دعا کا دوسرا بڑا حصہ واضح ہے جب موسیٰ خدا کے پاس اوپر جاتا ہے اس نے کہا **"ھائے ان لوگوں نے بڑا گناہ کیا که اپنے لئے سونے کا دیوتا بنایا یاور اب اگر تو ان کا گناہ معاف کر دے تو خیر!** ورنہ موسیٰ کے ان الفاظ میں لفظ "ورنہ" پر غور کریں کیا! آپ خیال کر سکتے ہیں کہ کوئی خدا پرست مرد یا عورت بڑی لاپرواہی سے دعا کر سکتا ہے کہ **" ورنہ میرا نام اس کتاب میں سے مٹا دے"!** مگر خدا نے موسیٰ کا نام کتاب میں سے نہیں نکالا بے شک اس کے الفاظ یہ تھے **"اور خدا نے موسیٰ سے کہا جس نے میرا گناہ کیا ھے میں اسی کے نام کو اپنی کتاب میں سے مٹاؤں گا۔"** (33 آیت)

پھر خداوند نے اس قوم کے بارے میں اپنا حتمی فیصلہ ترک

کر دیا اوراس کے برعکس ان کی سزا کا علاج یوں بتایا کہ میں بنی اسرائیل کے آگے آگے نہیں چلوں گا جسے خدا کیا کرتا تھا بلکہ اِس کا فرشتہ ان کے آگے آگے چلے گا اور مزید یہ کہ گردن کش قوم ہونے کی وجہ سے وہ ان کے بیچ میں ہوکر نہیں چلے گا تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو راہ میں فنا کرڈالے۔(3:33-34:32)

تیسرا حصہ: خدا کی موجودگی کیلئے شدت سے دعا

موسیٰ کی دعا کا تیسرا حصہ غیر معمولی کام سے شروع ہوتا ہے اس نے لشکر گاہ سے باہر ایک خیمہ لگا یا جس کا نام ''خیمہ'' اجتماع (ملاقات کرنے کا خیمہ) رکھا جو کوئی خدا وند کا طالب ہوتا ہے وہ لشکر گاہ کے باہر اسی خیمہ کی طرف چلا جا تا ہے، (خروج7:33) **''پھر موسیٰ نے خداوندسے کہا دیکھ تو مجھ سے کھتا کہ ان لوگوں کو لے چل پر مجھے یہ نہیں بتا یا کہ تو کس کو میرے پاس بھیجے گا حا لا نکہ تونے یہ بھی کہا ھے کہ میں تجھ کو بنام جانتا ہوں اور تجھ پر میرے کرم کی نظر ھے پس اگر مجھ پر تیرے کرم کی نظر ھے تو مجھ کو اپنی راہ بتا جس پر میں تجھے پھچان لوں تا کہ مجھ پر تیرے کرم کی نظر رھے اور یہ خیال رکھ کہ یہ قوم تیری ہی امت ھے'' (آیت 12-13)تب اس خدا نے کہا میں ساتھ چلوں گا** (14 آیت) **فوراً جواب دے۔'' موسیٰ نے کہ اگر تو ساتھ نہ چلے تو ھم کو یہاں سے آگے نہ لے جا کیونکہ یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ مجھ پر اور میرے لوگوں پر تیرے کرم کی نظر ھے ؟کیا اسی طریق سے نہیں کہ تو ھمارے ساتھ ساتھ چلے تاکہ میں اور تیرے لوگ روِئے زمین کی سب قوموں سے نرالی ٹھریں''**(15-16) عزیزو! ذرا غور کریں کہ خدا کا بندہ موسیٰ کس قوت اور گہرائی سے خداوند خدا سے گفتگو کرتا ہے۔موجودہ دور میں دنیا کے کروڑوں لوگ کیوں مسیحیت کو قبول نہیں کرتے یقیناً ان میں سے بے شمار لوگ مسیحیوں پر بھروسہ، نہیں کرتے اسی لئے وہ مسیحی نہیں ہوتے اوروہ کیوں مسیحیوں پر بھروسہ نہیں کرتے اس لئے ایسا ہے کیونکہ مسیحیوں میں ان کے امتیازی نشان کا فقدان ہے۔یہی کہ اس کے لوگوں میں خدا کی موجودگی کا پا یا جا نا ! اس سلسلے میں اکثر مسیحی دوسرے لوگوں کو اپنے بارے میں دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح وہ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہتا تھا آج بھی وہ ہمارے ساتھ ہے یہ دلیل

قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اگر وہ ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں بھی اس کی طرح پاک ہونا چاہیئے تھا اگر ہم پاک لوگ نہیں ہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ خدا ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ دنیا بھر کے مسیحیوں کے کردار سے ایک بڑی واضح حقیقت اور سچائی نظر آتی ہے کہ خدا نے اپنی حضوری اور موجودگی ان سے چھین لی یہی بات مسیحیوں میں خدا کی موجودگی کے فقدان ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ہم پر جھوٹے دعویٰ کرنے کے بجائے دلائل سے اس کے بارے میں بات کریں۔جس طرح موسیٰ نے خدا کے سامنے دلائل اور التجائیں پیش کیں۔ ''**اگر تو ساتھ نہ چلے تو ہم کہیں نہیں جائیں گے۔ دنیا کے دوسرے لوگوں میں ہمارا امتیازی مقام صرف تیری موجودگی کے ظہور سے ہو گا جب ہم دوسروں کو کہتے ہیں کہ تو ہمارا خدا ہے اور ہم تیرے لوگ ہیں تو وہ ہمارا یقین نہیں کرتے کیونکہ وہ ہمارے درمیان تیری موجودگی کا کوئی واضح ثبوت نہیں پاتے دوسرے لوگ ہمیں بھی اپنی ہی طرح کے لوگ سمجھتے اور جانتے ہیں کیونکہ اس کے لوگوں میں فرق ظاہر ہونے کے لئے ان میں امتیازی نشان نہیں پایا جاتا اس لئے اے خداوند ہم تیری منت کرتے ہیں کہ تو ہمارے درمیان آکر اپنی موجودگی اور قوت کو ظاہر فرما اور پھر خدا اس وقت کیا جواب دیتا ہے؟ میں یہ کام بھی جس کا تو نے ذکر کیا ہے کروں گا۔ کیونکہ تجھ پر میرے کرم کی نظر ہے اور میں تجھ کو بنام جانتا ہوں۔**(17) آیت

چوتھا حصہ: خدا کے جلال کو دیکھنے کی شدید خواہش

موسیٰ سب کچھ حاصل کرنے کے بعد کیا موسیٰ مطمئن ہو گیا؟ نہیں اس نے خدا سے دعا مانگنا جاری رکھا اور خدا اس کی دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا رہا: ''**تب وہ بول اٹھا کہ میں تیری منت کرتا ہوں مجھے اپنا جلال دکھا دے''** (18: آیت)

تب خدا نے اپنے رحم وکرم سے اسے پہاڑ پر واپس بلا کر چٹان کے شگاف میں رکھا اور اپنے ہاتھ سے اسے ڈھانکے رکھا اور قادر مطلق خدا نے اپنا سارا جلال اس پر ظاہر کر دیا خروج(7:34-19:33)''**تب موسیٰ نے جلدی سے سر جھکا کر سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر مجھ پر تیرے**

کرم کی نظر ہے تو اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ ہمارے بیچ ہو کر چل یہ قوم گردن کش ہے اورتو ہمارے گناہ اور خطا کو معاف کر اور ہم کو اپنی میراث کر لے "

(خروج 9,8:34) کتنا ہی اچھا ہوا گر ہم موسیٰ کی طرح دعا مانگیں اس کی طرح دعا میں سخت محنت کریں اس کی طرح موثر دعا مانگیں یہ ہمارا روحانی فرض ہے! حیران کن طور سے یہ ہمارا امتیازی حق ہے!

دعا قوت کا سرچشمہ

(The Source Of Power In Prayer)

"اس طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طرح طور سے ہم کو دعا کرنا چاہئے ہم نہیں جانتے مگر روح خود آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا اور دلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خداوند کی کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے"۔(رومیوں 8:26-27)

یہاں ہم خدا کی اس تعلیم کے بارے میں سیکھیں گے جو اُس نے دعا میں روح القدس حاصل ہونے کے متعلق دی ۔اِس باب کا پہلا آدھا حصہ پاک کلام کی پاک روح کے متعلق تعلیم کے حوالے سے اہمیت کا حامل ہے رومیوں 6 باب میں ہم گناہ کے اعتبار سے مُردہ اور خدا کے لئے زندہ ہونے کے متعلق پڑھتے ہیں۔ رومیوں 7 باب میں ہم شریعت کے اعتبار سے مردہ اور مسیح کے ساتھ شادی کے بارے میں اور پرانی انسانیت والا انسان جو خدا کی مرضی کو پورا کرنے والا ہو۔

یہ محض ایک تیاری کے طور پر ہے تا کہ ہم جان سکیں کہ ہم کس قدر کمزور ہیں۔ پھر ہم آٹھویں باب میں ہم پاک روح کے بابرکت کام اس طرح سے بیان کئے گئے الفاظ میں دیکھتے ہیں کہ **"کیونکہ زندگی کے روح کی شریعت نے یسوع مسیح میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا "** ۔پاک روح ہمیں گناہ سے آزاد کرتا ہے اور رُوح کے پیچھے چلنے میں ہمارا رہنما بنتا ہے اپنی باطنی انسانیت میں بھی ہم روحانی بن سکتے اور جسم کے کاموں اور خواہشوں کو کچل سکتے ہیں پاک روح ہماری کمزوریوں میں مدد کرتا ہے۔روحانی زندگی میں دعا سب سے ضروری چیز ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ دعا کیسے کریں اور نہ ہی یہ کن چیزوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

پولوس رسول بتاتا ہے کہ پاک روح آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے۔

ایک بار پھر وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم خود بھی نہیں جانتے کہ پاک رُوح ہمارے اندر کیا کام کر رہا ہے۔ مگر ایک ہستی ہے یعنی خدا جو دلوں کو جانتا ہے میرے الفاظ خیالات اور خواہشات کو ظاہر کر سکتے ہیں میرے دل میں کیا چھپا ہوا ہے وہ نہیں بتا سکتے پس خدا ہی ہے جو میرے دل کے منصوبوں اور خیالات کو جانتا ہے کہ میرے دل میں خدا کے لئے کون سی ناقابل بیان خواہش ہے؟

خدا کا بوجھ اٹھانے کی خواہش رکھنا

عزیزو! اگر آپ آج وقت نکالیں اور خدا کو وہ بوجھ جو غیر نجات یافتہ کو بچانے کا ہے آپ اس بوجھ کو اپنے اوپر رکھنے دیں یہاں تک کہ آپکو یہ بوجھ محسوس ہو کہ " **آپ نے اس کے لئے پہلے کبھی دعا نہیں کی تھی** " تو یہ آپ کی زندگی میں سب سے زیادہ برکت کی بات ہوگی۔ اور کلیسیا کے حوالے سے ہم اِس زمین پر مسیح کی کلیسیا کا وہ حصہ بننے کا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں جس میں اس عظیم بدن سے ہمارا تعلق ہو اور یہ کہہ سکیں " اے خداوند خدا کیا اس سرزمین کی کلیسیا کو برکت دینے اور اسے بیدار کرنے اور اسے دنیاداری اور اسکی روحانی کمزوری کیلئے کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ہم سب مل کر بے اعتقادی سے اس نتیجہ پر پہنچیں اور کہیں ہمیں نہیں معلوم کہ کیا کرنا ہے ہمارا سب کلیسیاؤں اور بشارتی اداروں پر کوئی زور اور اثر و رسوخ نہیں ہیں" لیکن اس کے برعکس کتنی برکت کی بات ہوگی کہ اگر ہم خداوند سے دعا میں کہیں کہ "اے خداوند ہم نہیں جانتے کہ کیا مانگنا ہے اور تو جانتا ہے کہ ہمیں کیا ملنا چاہیئے۔ جب ہمارے دل میں اپنی دعا کے بارے اپنی کمزوری اور لاعلمی کا احساس پیدا ہوتا ہے تو پھر روح القدس ہم سے سوگناہ اپنی مرضی کے مطابق دعا مانگنے میں مدد کرتا ہے۔ خدا ہمیں دعا میں یہ الفاظ کہنے کی توفیق دے۔ اے خداوند ہم دعا کرنا نہیں جانتے ہمیں معلوم نہیں کہ دعا کیا ہے" بلاشبہ ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو کسی حد تک جانتے ہیں کہ دعا کیا ہے اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ دعاؤں کے جواب میں کس حد تک ساتھ ہے مگر پاک روح جو کچھ ہمیں سکھانا چاہتا ہے یہ اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے یعنی یہ کہ مانگنا سکھانا تو صرف پاک روح کے کام کی ابتدا ہے۔ ہماری پہلی سوچ لاعلمی ہے **"کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا کرنا چاہیئے ہم نہیں کرتے مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا"۔**

عبادت اور رفاقت

دعا کے مختلف مراحل ہیں جھک کر عظیم خدا کو مبارک کہنا تمجید کہلاتا ہے ہم تمجید کرنے کیلئے وقت نہیں نکالتے ہمیں تنہائی میں تعظیم کرنی چاہیئے تا کہ وہ ہمارے قریب آجائے ہم پر سایہ کرے اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت اور جلال سے بھردے۔ پاک روح ہی ہے جو ہمارے اندر اس طور سے کام کرتا ہے کہ ہم اپنے عیش و آرام اور کام کاج کو بھی چھوڑ کر خدا سے ملاقات کے لئے وقت نکالتے ہیں۔

دعا کا دوسرا مرحلہ رفاقت ہے دعا میں صرف خداوند بادشاہ کی تمجید نہیں ہوتی بلکہ خدا کے بطور بیٹا بھی رفاقت ہوتی ہے۔ مسیحی لوگ رفاقت کے لئے بہت کم وقت نکالتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ دعا صرف درخواستوں کا پیش کرنا ہے اگر میں خدا کی مرضی کے مطابق بننا چاہتا ہوں تو مجھے خدا کے ساتھ کافی وقت گزرانا چاہیئے اگر میں چاہتا ہوں کہ اُس کی محبت میرے دل میں آئے بھڑکے اور چمکے تو مجھے اس کی رفاقت میں بہت وقت گزرانا ہوگا دعا میں تھوڑا وقت گزرانے کے بارے میں ہم اس خیال سے سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لوہار لوہے کی سلاخ کو آگ میں گرم ہونے کے لئے ڈالتا ہے اگر وہ سلاخ کو تھوڑی دیر آگ میں رکھنے کے بعد آگ سے نکال لے تو وہ گرم نہیں ہوگی ہوسکتا ہے کہ لوہار سلاخ سے کوئی کام کرنے کے لئے اسے تھوڑی دیر کیلئے آگ سے باہر نکالے اور پھر تھوڑی دیر کے لئے آگ میں ڈال دے مگر وہ پھر بھی تیز گرم نہیں ہوگی۔ اگر لوہار اسی طرح دن بھر سلاخ کو کچھ وقت کے لئے آگ میں رکھنے اور باہر نکالنے کا عمل جاری رکھے تو سلاخ کبھی بھی پورے طور پر گرم نہیں ہوگی۔ جب تک لوہار سلاخ کو زیادہ دیر تک آگ میں نہیں رکھے گا اس وقت تک وہ پورے طور پر تیز گرم نہیں ہوگی بعینہٖ اگر ہم خدا کی پاکیزگی کی آگ اور محبت اور قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خدا کے ساتھ رفاقت میں کافی وقت گزرانا چاہیئے جس طرح ابرہام اور موسیٰ نے خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کے باعث قوت حاصل کی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خدا کے ساتھ رہنے کیلئے خود کو دنیا کے کاموں سے الگ کیا اور زندہ خدا نے انہیں مضبوط اور طاقتور بنایا۔ کاش ہم سمجھ جائیں کہ دعا کیا کچھ کرسکتی ہے!

شفاعت کرنا

دعا کا سب سے اہم حصہ شفاعت ہے خدا نے اپنے کاہنوں یعنی شفاعت کرنے والوں کو کتنا اچھا کام دیا ہے! پاک کلام میں اس حوالہ سے یسعیاہ نبی کی شاندار پیشنگوئی پائی جاتی ہے خدا کہتا ہے " مجھے پکڑے رہو " اور پھر کہتا ہے " کوئی تیرے نام سے نہیں کہلاتا یا کوئی تجھے پکڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ کلام کے اس دوسری آیت میں خدا بنی اسرائیل کے لئے شفاعت کرنے والوں سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ کیا تم نے خدا کو کبھی نہیں پکڑا ہے؟ خدا کا

شکر ہے ہم میں سے کئی لوگوں نے خدا کو پکڑا ہوا ہے مگر عزیز دوستو! اگر خدا ہم پر ظاہر کرے کہ ہم مسیح کی کلیسیا کا نمائندہ ہوتے ہوئے کلیسیائی طور پر بیداری کے لئے کتنی شدت سے دعا کرتے ہیں کلیسیا میں گناہوں کے اقرار پر کتنا زور دیا جاتا ہے ہم زمین پر یروشلم کو جلال والا بنانے کے لئے ہم کتنی شدید دعائیں کرتے ہیں جن سے خدا بے آرام ہو جائے۔ اگر یہ سب ہمارے کرنے والے کام جو ہم نہیں کرتے خدا ہم پر ظاہر کرے تو میرے خیال میں ہم سب اپنے آپ میں شرمندہ ہوں گے اِس لئے ہمیں اپنے دلوں کو پاک روح کو دینا چاہیئے تاکہ وہ ہمارے لئے آہیں بھر بھر کر دعا کرے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اگر پاک روح کو مجھے اپنے اندر لینا ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ پاک روح کے لئے ہمارے دل میں جگہ اور وقت درکار ہوتے ہیں وہ ہمیں مکمل اور پورے طور پر لینا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم پورے دل و جان سے اس کے نام کو عزت اور جلال دیں وہ چاہتا ہے کہ میں خود انکاری کروں۔

عزیز دوست! آپ کو نہیں معلوم کہ اگر آپ اپنی ذات کو شفاعت کیلئے پیش کریں تو آپ کیساتھ کیا ہوگا؟ آپ کے ساتھ ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص طویل علالت کے باعث کئی سالوں سے بستر پر پڑا ہو قوت پاکر کچھ کرنے لگ جائے مزید اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کسی غریب شخص کے پاس کسی مشنری تنظیم کی مدد کرنے کے لئے ایک پیسہ بھی نہ ہو اور اس کی مالی حالت اچھی ہو جائے اور وہ مدد کرنے لگ جائے۔ یہ پاک رُوح کا کام ہے کہ کوئی لڑکی اپنے والدین کے گھر میں گھریلو کام کاج کرتی ہو تو وہ دوسروں کی مالی معاونت کرنے لگ جائے۔ لوگ اکثر سوال کرتے ہیں کہ آج کے دور میں کس طرح لوگوں تک رسائی کی جائے؟ اگرچہ وہ بڑے بوجھ کے ساتھ سوال کرتے ہیں لیکن وہ اس کے بارے میں خود کو بے یارومددگار محسوس کرتے ہیں۔ ہم اس مادہ پرست اور بدکار دنیا کے بارے میں کیا کر سکتے ہیں؟ ہم اس دنیا کی بہتری کے بارے میں نا اُمید ہو چکے ہیں اگر خدا ایسے خواتین و حضرات کو چُنے جو بڑی دل سوزی کے ساتھ دُعا کرنے والے ہوں تو پاک رُوح لازماً اُن کے درمیان آئے گا۔ جب ہم یسوع کی طرف سے دی جانے والی امن و سلامتی اور خوشی کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم خود غرض ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم دعا مانگیں کیونکہ وہ کام کرنا چاہتا ہے یسوع کی مصلوبیت (نجات) کا کام ہماری زندگی میں ہونا چاہیئے۔ ہمیں دوسرے آدمیوں کے لئے دعا مانگنے کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دینی چاہئیں ہمیں ہر روز دعا میں اس کے آگے جھکنا چاہیئے تاکہ خدا ہم سے خوش ہو اور وہ اپنے پاک روح کو ہم میں کام کرنے دے۔ آہ آپ خدا کے اس

شاندار راز کے بارے میں سوچیں۔خدا باپ جو آسمان پر تخت نشین ہے اپنے بڑے جلال کی دولت کے موافق ہمیں برکات دینے کو تیار ہے۔ یسوع مسیح جو قادر مطلق سردار کاہن ہے وہ خدا کے حضور ہمارے لئے شبِ وروز التجا کرتا ہے وہ ہمارے لئے دن رات تواتر سے خدا باپ سے شفاعت کرتا ہے۔

اپنی کلیسیا کو برکت دے

شفاعت کا جواب باپ سے بیٹے اور کلیسیا کو ملتا ہے اگر جواب ہم تک نہیں پہنچتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دل بند ہیں آئیں ہم اپنے دلوں کو کھولیں اور بڑا کریں اور خُدا سے کہیں "اے خدا کاش میں بھی کاہن بنوں اور خدا کے حضور متواتر رہوں، اسے تھاموں تاکہ میں اپنے ہلاک ہونے والے ساتھیوں کے لئے زمین پر برکات لاسکوں!

خدا اپنے بچوں کے دلوں میں یسوع کا شفاعت کا نمونہ چاہتا ہے۔وہ کس شخص میں ایسا پاتا ہے یہ خوشی کی بات ہے۔ وہ جو اپنے بچوں کے دلوں کو پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔

گناہ کا بوجھ اٹھائیں

ہم یہ کہنا پسند نہیں کرتے "میں جتنا زیادہ پاک بن سکتا ہوں بنو میں اُن دنیادار لوگوں کے بارے میں کیا کروں جو میرے چوگرد ہیں؟" اگر میرے ہاتھ میں کوئی خطرناک بیماری ہوتو میرا بدن نہیں کہہ سکتا کہ میرا ہاتھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب بنی اسرائیل نے گناہ کیا تو عزرا نے اپنے پیراہن اور اپنی چادر کو چاک کیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور اپنی قوم کے گناہ کا اقرار کیا اور ان کے عوض توبہ کی۔ اور نحمیاہ نے بھی ایسا ہی کیا جب اس کی قوم نے گناہ کیا تو اس نے ان کے عوض خدا کے حضور جا کر گناہ کا اقرار کیا اور اپنے آباد جداد کی نافرمانی کے باعث ماتم کیا۔ دانی ایل نبی نے بھی ایسا ہی کیا۔ یہ سب باتیں پڑھنے اور جاننے کے بعد کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بطور ایماندار کو کوئی بڑا کام کرنے کی ضرورت نہیں؟ فرض کریں ہم میں سے ہر کوئی بے گناہ ہوتا تو کیا ہم اس وقت گناہ کا اقرار کرتے؟ جب ہم یسوع کی زندگی پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا تو بھی اس نے گناہ گاروں کی طرح بپتسمہ لیا وہ گناہ گاروں جیسا بن گیا خدا ہم سے ہم کلام ہوا ہے اور کہا ہے کہ اپنے بارے میں سوچیں کہ ہم کیا ہیں؟ اب وہ ہم سے پوچھتا ہے کہ کیا ہم اس سرزمین کی کلیسیا کے ہیں اور کیا ہم اپنے اردگرد کے لوگوں کے گناہ کی بوجھ اٹھاتے ہیں۔

آئیں ہم خدا کے پاس جائیں تاکہ وہ ہمارے دلوں کو کلیسیا کی ناگفتہ بہ حالت پر غم کرنے کے لئے بھر دے اور خدا ہمیں اس کے حضور جا کر کلیسیا کے لئے غم کرنے کا

فضل دے جب ہم کلیسیا کے گناہوں کا اقرار کرنا شروع کریں گے تو پھر ہم اپنے گناہوں کا احساس پہلے سے زیادہ کریں گے ایشائے کوچک کی سات کلیسیاؤں میں سے پانچ کلیسیاؤں کو لکھے گئے خطوط میں کلیدی بات "توبہ" تھی ان کلیسیاؤں نے فتح مندی اور برکات اس وقت تک نہیں پائیں جب تک انہوں نے توبہ نہیں کی۔ آئیں ہم مسیح کی کلیسیاؤں کے عوض توبہ کریں ایسا کرنے سے خدا ہمیں احساس دے گا کہ وہ اپنے کام کو ترقی دے گا

ہمارا ابدی شفاعت کرنے والا

Our Ever-Living Intercessor

اسی لئے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ھے۔ کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ھے

(عبرانیوں 25:7)

کہا جاتا ہے "وہ ہماری شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے "یسوع کی ساری زندگی ابدیت کے توسط سے اُس کی بے انتہا، لامحدود پُرستائش موجودگی اب تک اُس کے لوگوں کے لئے ہے۔ اُس نے مجھے پیار کیا۔ اُس نے میرے لئے اپنے آپ کو دے دیا۔ یہ سچ ہے لیکن اگر ہم چاہیں تو اسے زمانہ حال میں پڑیں۔ اور یہ پھر بھی سچ ہے۔ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے لئے اپنا آپ دیتا ہے۔ یسوع نے اپنی کلیسیا کو پیار کیا اور اس کے لئے اُس نے اپنی جان دے دی۔ وہ اب بھی اپنی کلیسیا کو پیار کرتا اور اُس کیلئے اپنا آپ دیتا ہے۔ یسوع کی ناختم ہونے والی زندگی میں ہمارے واسطے تخلیقی تحریک ہے۔ ہم اُس میں اپنی ساری زندگی گزار دیں جیسا کہ وہ ہمارے ساتھ اپنی ساری زندگی گزارتا ہے۔

زندہ یسوع کا یہ سچ ہماری بڑی سے بڑی احتیاج میں یاد رکھا جانا چاہیئے۔ پیارے دوستو! آسمان پر ہمارا ایک خُدائے قدیر ہے جو ہمیشہ ہمارے مفاد میں کام کرتا ہے۔ آؤ ہم بڑی عقیدت کے ساتھ اُسے سجدہ کریں۔ اس عمل سے ظاہر ہوگا کہ ہماری ضرورت کتنی بڑی ہے کہ ہمیں ہمیشہ ایسے نجات دہندہ کی ضرورت تھی جو ہمارے لئے درمیانی بنے اور وہ نہ صرف ہمارے لئے مصلوب ہو بلکہ ہماری زندگیوں میں ہر لمحہ موجود ہو اور جو بیمار روحوں کی فکر کرے اور ہمیں ہر ایک بدی سے بچائے وہ ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ چونکہ یسوع ہر وقت ہماری حفاظت کرتا ہے اور اُس کا کام کبھی زائدازضرورت نہیں ہوتا۔ اس سے ہمیں بہت زیادہ اطمنان ہوتا ہے۔ ہمیں اس سچائی پر تکیہ کرنا چاہیئے کہ یسوع زندہ ہے اور بمعہ سب ضرورتوں کے ساتھ میرا عظیم چھڑانے والا ہے۔ وہ پوری قوت وجلال سے زندہ ہے زندگی عطا کرتا ہے تاکہ میری جان ہر بدی سے محفوظ

رہے۔کیا میں اس میں آرام نہیں پا سکتا؟ ایسے محافظ کے ساتھ مجھے کیونکر خوفزدہ ہونا چاہیئے؟ کیا مجھے محفوظ نہیں ہونا چاہیئے جبکہ ایک چوکس اور طاقتور میری حفاظت کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔کیسی انگنت برکات ان پر نازل ہوتی ہیں جن پر یسوع اپنی زندگی کی قوت استعمال کرتا ہے۔

عزیزو! یہ ہے ہمارا اطمینان ۔ ہمارا ایک کاہن ہے جو ہمیشہ زندہ ہے۔اُسکا کوئی پیشرو نہیں تھا اور نہ ہی جان نشین ہوگا کیونکہ وہ ہماری خاطر شخصی طور پر سردار کاہن کے رتبہ پر فائز ہے۔میری رُوح اس کی ایک ہی قربانی پر ایمان رکھتی ہے۔ جو کہ ایک ہی بار چڑھائی گئی ہے اور پھر کبھی نہیں۔اس ایک قربانی کا صرف ایک پیش کرنے والا ہے ۔اور کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ایک بار ایک ہی کافی ہے اور وہ کبھی نہیں مرتا۔یسوع میرے دل کو پڑھتا ہے اور جب سے اس نے دھڑکنا شروع کیا تب سے ہمیشہ پڑھتا ہے ۔وہ میرے سارے دُکھوں کو جانتا ہے اور اُس نے میرے سارے پرانے دُکھ دُور کردیئے ہیں۔اور جب میرا بڑھاپا میری طاقت کو چُر مُر کر دیگا تو پھر وہ میرے دُکھوں کو اور مجھے برداشت کریگا۔جب میں موت کی آغوش میں سو جاؤں گا تو وہ نہیں مرے گا۔لیکن وہ مجھے اپنی ابدی برکات میں قبول کرنے کے لئے تیار ہوگا۔کیا ہم نا ٹوٹنے والے سلسلے سے یسوع کی دائمی کہانت سے خوش نہ ہونگے؟

مسلسل شفاعت کی ضرورت

ہماری کمزوریوں اور گناہوں کی مسلسل حفاظت کون کریگا جبکہ یسوع نے ہماری گناہ آلودہ فطرت کی مسلسل وکالت نہیں کی؟ راستہ کٹا پھٹا ہے۔دُنیا گناہ سے معمور ہے۔ہماری سیرو سیاحت بہت زیادہ ہے۔ہماری ضروریات بے شمار ہیں اس لئے ہمیں ہمیشہ شفاعت کی ضرورت ہے۔ہم کبھی بھی خطرے سے باہر نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں حفاظتی دُعا کی ضرورت ہے ہم کمزوری اور حماقت سے بالا نہیں ہیں. اس لئے ہمیں اپنے محافظ کی ہمیشہ قائم رہنے والی سرپرستی چاہیئے۔آپ میں سے کون سا آدمی ہے جس کی بہت سی ضرورتیں نہیں ہیں؟ آپ کے درمیان کون سی ایسی عورت ہے جس کو دن میں کئی بار خُدا کے فضل کے تخت کے سامنے آنا نہیں پڑتا؟ یسوع ہماری مناجات، درخواستوں اور دُعاؤں کو خُدا کے حضور منظور ہونے کیلئے پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔

بھائیو! ہم پر روزانہ دباؤ ہوتا ہے خواہ ہمارے جھگڑوں سے، اندرونی گناہوں، یا بدنی بیماریوں یا اپنے بھائیوں کی تکالیف کے باعث بوجھ رہتا ہے۔ہمیں اس مداخلت کرنے والے کی ضرورت ہے جس کے قدموں میں ہم اپنا بوجھ رکھ سکتے ہیں جس کے کانوں میں ہم اپنے دُکھ سُنا سکتے ہیں۔اس لئے یسوع ہماری شفاعت کیلئے زندہ ہے۔

ان گنت برکات

ہماری عظیم شفاعت کرنیوالے کے پاس وہ بیش قیمت نعمتیں اور فضائل ہیں جو ہماری نشوونما اور فوائد کے لئے ضروری ہیں۔اُسکا ہاتھ جو ہماری رُوحانی زندگی کیلئے لگاؤ کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔جس کی اس دُنیا میں خدمت گزاری اور آنے والی زندگی کی موزونیت کی ضرورت ہے۔اگر اُس کی دُعا ہمیں خُدا کی رُوح کی طرف نہ لائے تو ہماری اعلیٰ درجے کی پاک دامنی ہماری پہنچ سے دُور ہوگی کہ ہم اُس کی مرضی سے ہر ایک اچھا کام مکمل طور سے کرسکیں۔کیا آپ بھول گئے ہیں کہ ایک دُشمن بھی ہے جو ہمیشہ زندہ ہے اور کینہ سے بھرا ہوا ہے؟ وہ بھائیوں پر الزام تراشی کرتا رہتا ہے۔خُدا کے سامنے رات دن ان پر الزام لگاتا ہے۔اور کیا یہ سب کچھ ہمارے جلالی وکیل کی بدولت نہیں ہوا جو صیون کی خاطر ہمارے لئے اپنی سلامتی کو رُوکے نہیں رکھتا۔اگر وہ ایسا نہ کرتا تو ہمارا کیا حال ہوتا؟

یہ الزام لگانے والا ہمیں آزمائش میں بھی ڈالتا ہے۔ہمیں نیچا دکھانے کیلئے ہمارے لئے بڑی مکاری سے سازشیں بھی کرتا ہے **"شمعون! شمعون دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیاتاکہ گیہوں کی طرح پھٹکے۔لیکن میں نے تیرے لئے دُعا کی کہ تیراایمان جاتا نہ رہے اور جب تو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا "**۔ جس طرح یسوع نے شمعون سے یہ الفاظ کہے تھے آج ہمارے لئے بھی وہی الفاظ ہیں۔(لوقا 22:31-32) یسوع کی دُعا کے وسیلہ سے ہمارے گناہ کتنی دفعہ ڈھانپے جاتے ہیں! ہم نہیں جانتے میرے بھائیو! کتنے زہریلے تیر ہمارے شفاعت کرنے والے کے سر پر لگتے ہیں۔یسوع کی شفاعت سے ہمیشہ دس ہزار ہاتھ دعائے خیر کیلئے اُٹھتے ہیں۔خُداوند کہتا ہے **"کیا تو سمندر کے سوتوں میں داخل ہوا ھے"**۔

(ایوب 38: 16) یقیناً ہمارے خُداوند کی شفاعت برکات کے سمندر کا سرچشمہ ہے۔اگر ہماری آنکھیں رُوح القدس سے منور ہیں تو ہمیں آتشی گھوڑوں سے اٹے ہوئے پہاڑ اور خُدا کے بندوں کے گرد آتشی رتھوں کو دیکھنا چاہیئے۔اُن گھوڑوں کی رہنمائی کون کرتا ہے؟ اُن رتھوں کی ہدایت کون کرتا ہے؟ اُن رُوحوں کے لشکروں کا قائد کون ہے؟ جو خُدا کے پڑاؤ کے گرد گھیرا ڈال دیتا ہے؟ کون۔مگر شہزادہ عمانوائیل جو اپنی تمام تر شفاعت کی قوت سے ہماری عام چیزوں پر حکومت کرتا ہے۔خُداوند یسوع تاریکی کی تمام قوتوں پر مسلسل نظر رکھتا ہے اور ہماری رہائی کے لئے نور کی تمام قوتوں کو متحرک کرتا ہے۔اُس کی دُعا میں برکت کی فضا تعمیر کرتی ہیں جس میں ہم رہتے ہے۔